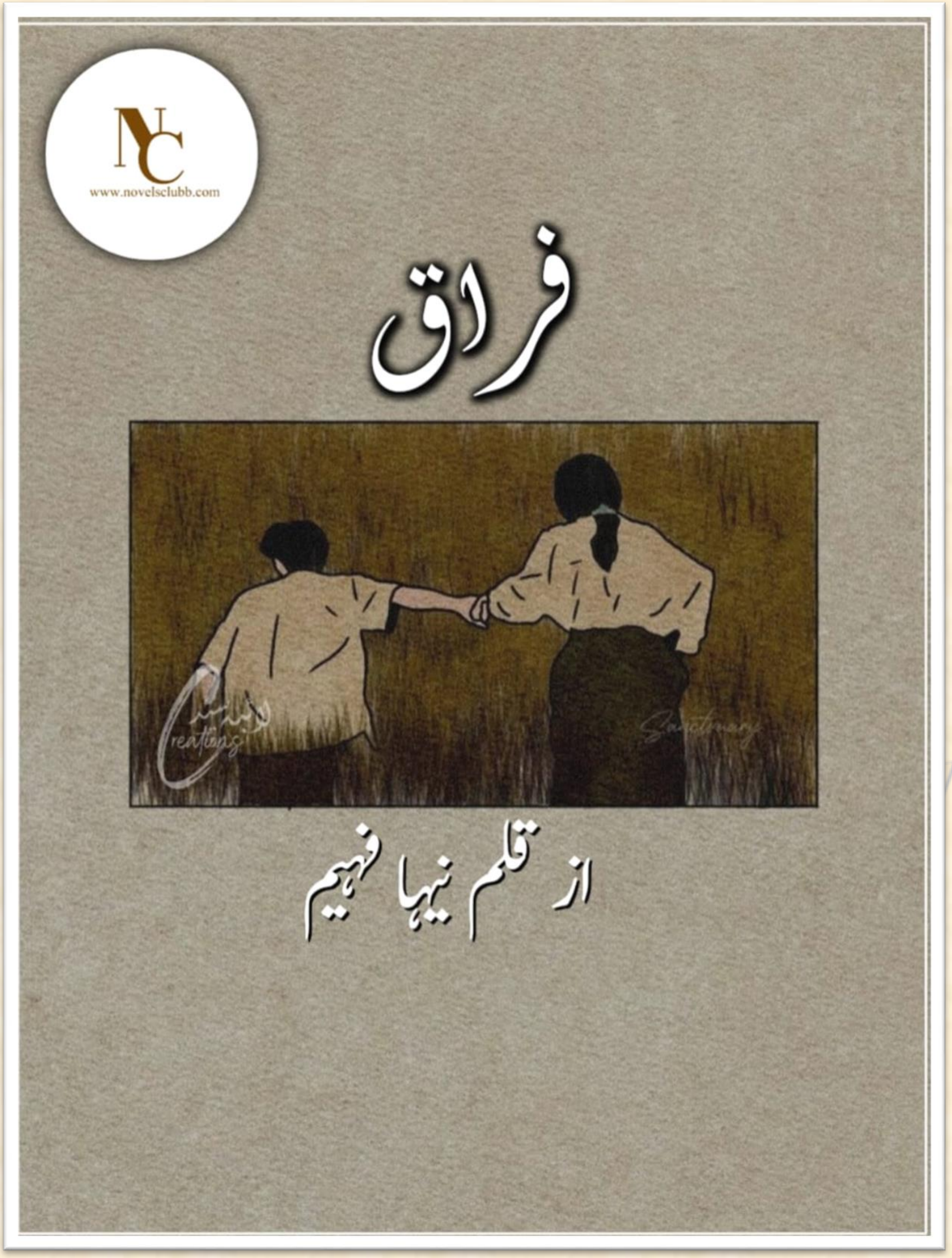
www.novelsclubb.com
فراق
از قلم نیہا فہیم

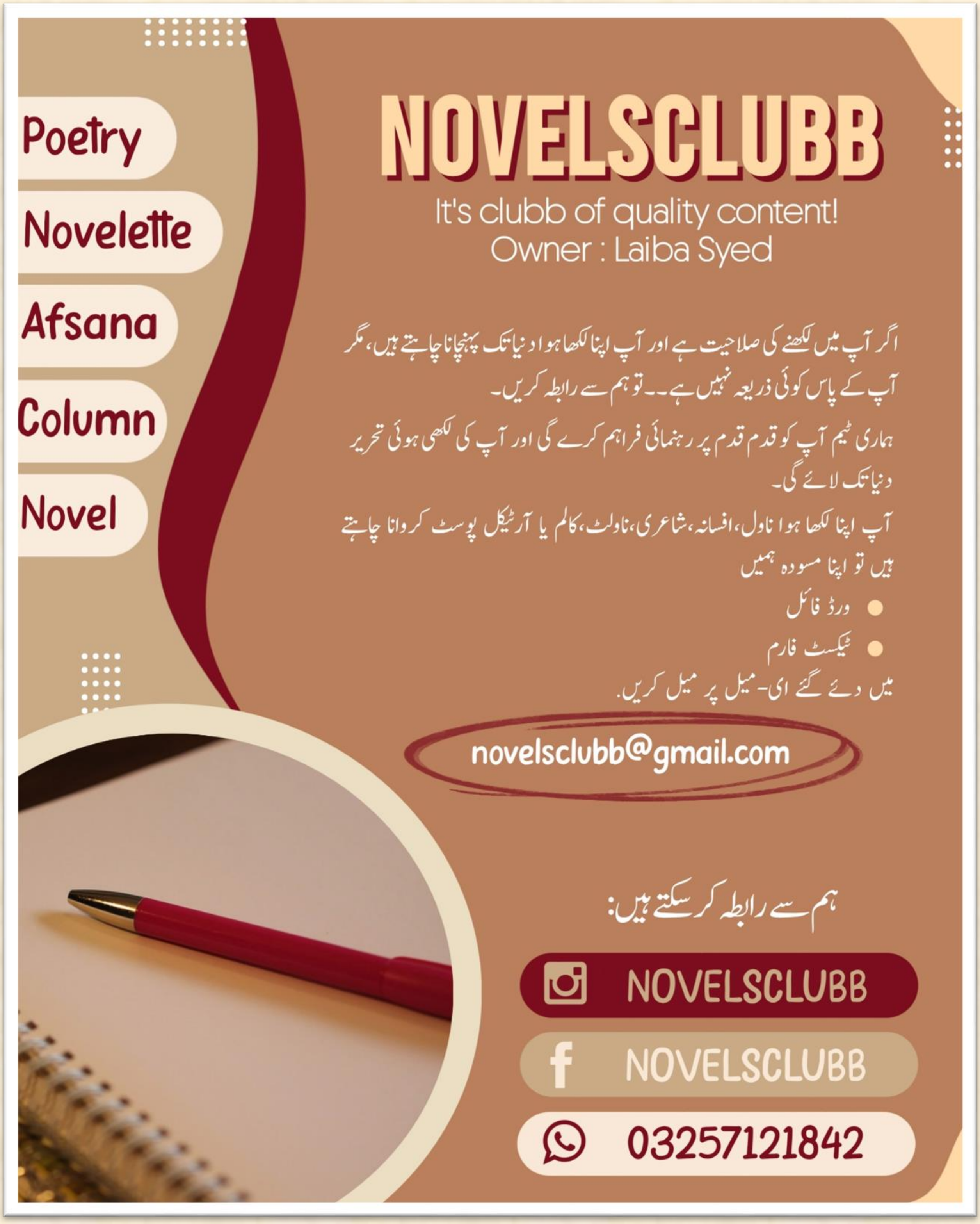
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

فراق

از قلم

نیہا فہیم

Clubb of Quality Content

ناول "فراق" کے تمام جملہ حق لکھاری "نیہا فہیم" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔

"فراق "میری پہلی اردو تحریر ہے، جس کے اندر میں نے اپنے تمام تر خیالات، احساسات کو قلمبند کیا ہے۔اس کہانی میں میں نے ہمارے معاشرے کا وہ المیہ لکھا ہے جس کی آگ آس پاس موجود ہر انسان کو جلا دیتی ہے اور وہ ہے "انتقام"۔

انتقام محض ایک کھیل نہیں ہے کہ جس کے ساتھ چاہے کھیل لیا جائے، بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو انسان کی نسلوں کو برباد کر دیتا ہے، انتقام چھوٹا ہو یا بڑا انسان اگر اسے اپنی زندگی کا مقصد بنا لے تو وہ آخر میں برباد ہو جاتا ہے۔

یہ کہانی ہے دو خاندانوں کے درمیان انتقام کی لگی آگ کی۔ان بیچ ہونے والے تنازعات کی۔

یہ کہانی ہے زرار شاہ کی جس نے اپنی آخری سانس تک اپنی ماں کی موت کا انتقام لینے کا عہد کیا تھا لیکن حالات نے اسے بدلنے پر مجبور کر دیا اور سیدھا راستہ دکھایا۔

یہ کہانی ہے اسلان دمیر کی جس حرص، لالچ اور حسد نے اسے برباد کیا۔

Clubb of Quality Content

یہ کہانی ہے میرال سعید کی جس نے یہ ثابت کیا کہ اپنے خوابوں پہ کبھی سمجھوتا نہیں کیا جاتا چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔

اور اپنے کردار سے یہ واضح کیا کہ ایک لڑکی کو کیسا ہونا چاہیے۔

یہ کہانی آپ کے اندر مثبت کرنوں کو اجاگر کرے گی اور زندگی کی مشکلات سے لڑنا سکھائے گی۔ یہ کہانی آپ کو بتائے گی کہ لوگوں کو معاف کر دیا کریں، چاہے ان کے پاس آپ کو دینے کے لیے بدترین اخلاق ہی کیوں نہ ہوں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں، کیوں کے "یہ دنیا بدلے کی جگہ نہیں ہے۔" آپ کا ایک دفع کسی کی تلخ کلامی یا ظلم کو سہ جانا، بہت سے جھگڑوں کو ختم کر دیتا ہے۔ نیچر آپ کا بدلہ خود لے گی اور آپ سے بہتر لے گی۔ اپنے معاملات کو اللہ پر چھوڑ دیں پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کی زندگی کتنی پرسکون ہو جائے گی۔

مجھے امید ہے کہ آپ کو میری یہ چھوٹی سی تحریر پسند آئے گی۔

شکریہ

از نیہا فہیم

میں روشنی میں پیدا ہوا

انہوں نے مجھے اپنی تاریکی میں فن بنایا

انہوں نے مجھے خون سے رنگا

ان کے تصادم کے رنگ

ان کی تشدد کی ہچکیاں

ان کے غصے کی ساخت

میں ایک عفریت بن کر ابھرا

اور انہوں نے کینوس کو الزام دیا

(از ولیم وینڈورچو)

(مائیکل لمبیک)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب اول

خالی ہاتھوں کو کبھی غور سے دیکھا ہے فراز کس طرح لوگ لکیروں سے نکل جاتے ہیں

نیم روشن کمرے میں وہ کتابیں پھیلائے بیٹھی تھی، لمبے کالے بالوں کا جوڑا باندھے دو لٹیں بالوں سے نکل کر چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ خوبصورت شفاف چہرہ، گلابی ہونٹ ستواں ناک اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھیں۔ لیکن وہ اپنی خوبصورتی سے بے نیاز مکمل طور پر پڑھائی میں غرق تھی۔

مسلسل چار گھنٹے پڑھنے کی وجہ سے اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا، لیکن پڑھنا ضروری تھا کیونکہ کل اس کا mbbs سیکنڈ ایئر کا پہلا پیپر تھا اور وہ اس میں فیل ہونا بالکل افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔ ڈاکٹر بننا اس کا جنون تھا اور وہ اپنا خواب ہر صورت کرنا چاہتی تھی۔

اس نے سر اٹھا کر ٹائم دیکھا، گھڑی رات کے دو بجا رہی ہے۔

"اف میرال، دو بج گئے اور تمہیں پتا بھی نہیں چلا، حد ہو گئی۔" وہ کتابیں سائیڈ پر رکھتی بستر سے اٹھ گئی۔

کمرے کا دروازہ کھول کر نکلی، تو باہر لاؤنج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا،

"اس کا مطلب سب سو چکے ہیں۔" اس نے خود کلامی کی، نیند سے اس کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں، اس لیے وہ کچھ کھانے کا ارادہ ترک کر کے سونے کے لیے واپس کمرے میں چلی گئی۔

☆☆☆

سنہری صبح بھیگ رہی تھی اور سورج اپنی پوری آب و تاب سے روشن تھا۔

"میرال، میرال اگر تم پانچ منٹ میں نہ اٹھیں تو میں نے ایک تھپڑ مارنا ہے تمہیں۔"

"مجھے پتا ہے امی آج پیپر ہے میرا اٹھ رہی ہوں دو منٹ سونے دیں۔"

"رات کو میں بول بول کر تھک گئی کے میرال سو جاؤ، لیکن نہیں، یہاں سنتا کون ہے۔"

"بندہ بوڑھا ہو جائے گا لیکن امی ڈانٹ کبھی ختم نہیں ہو گی۔۔ اٹھ گئی بھئی!!"

میرال اٹھ کر تیزی سے واش روم کی طرف بھاگی، اگلے دس منٹ بعد وہ ناشتے کی ٹیبل پر تھی۔

"امی جلدی لے آئیں بھی دیر ہو رہی ہے۔"

"لا رہی ہوں زرا صبر کر لو لڑکی۔"

جلدی جلدی ناشتہ ختم کر کے وہ دروازے کی طرف بھاگی۔ "اچھا امی اللہ حافظ، دعا کیئے گا۔"

"اللہ حافظ اور سیدھی گھر آنا دوستوں کے ساتھ نکلی نہ تو پھر دیکھنا۔"

"جیسا آپ کا حکم، ڈائریکٹ گھر آؤ نگی میم۔"

جلدی سے بول کر وہ کندھے پر بیگ لٹکا کر باہر بھاگ گئی۔

نائمہ نے مسکرا کر سر جھٹکا اور کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

☆☆☆

Clubb of Quality Content

شہر کے مضافات میں ایک پوش علاقے میں زندگی اتنی صبح بھی یوں بیدار اور پر رونق تھی کہ جیسے رات کوئی سویا ہی نہ ہو۔

وہ ایک خوبصورت اور علیشان بنگلا تھا جس کی در و دیوار بہت دلکش اور جدید انداز میں تعمیر کی گئی تھی۔ باہر سکیورٹی گارڈز کا پہرہ اور اندر ملازموں کی بھاگ دوڑ لگی ہوئی تھی۔

"مایا ناشتہ لگ گیا؟؟"نوال بیگم کمرے سے نکلتے ہوئے میڈ سے بولیں۔"جی بیگم صاحبہ بس لگ گیا آپ آجائیں۔"مایا جوس کا جگ میز پر رکھتے ہوئے بولی۔

"مایا، تیاری مکمل ہے ساری۔""جی نوال صاحبہ سب تیار ہے."

"ہوں، میرا پوتا بہت سالوں بعد آرہا ہے کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔"

"آپ فکر نہ کریں، میں نے سب کچھ اپنی نگرانی میں کروایا ہے۔"

"اچھی بات ہے۔"

نوال بیگم کا اکلوتا پوتا زرار احمد شاہ جو پانچ سال سے زائد عرصے تک استنبول میں رہائش پذیر تھا آج واپس آرہا تھا جس کے استقبال کے لیے انہوں نے ایک شاندار دعوت رکھی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

☆☆☆

"یار، میرال ایک بات سنو تم گھر گاڑی میں جاؤ گی نا۔" انوش دھپ سے اس کے برابر میں آکر بیٹھی،

"ہاں آف کورس، کیوں۔"

"یار وہ آج ڈرائیور چھٹی پر ہے تو امی نے کہا تھا کسی دوست کے ساتھ آنا اکیلی مت آنا۔"

"ہوں اچھا سہی ہے، میرے ساتھ چلنا تم۔"

"ہاں اوکے تھینک یو۔" وہ مسکرا کر بولی تو میرال بھی مسکرا دی.

"نو نیڈ آف تھینک یو۔"

"ہمم چلو کچھ کھاتے ہیں یار بڑھی بھوک لگ رہی ہے۔"

"افف بھکڑ کتنا کھاتی ہو تم،"میرال نے ہنس کر کہا۔" بھکڑ ہو گی تم خود، صبح سے ناشتہ بھی نہیں کیا میں نے تو۔"انوش تنک کر بولی۔

"ہاں تو کیوں نہیں کیا، میں نے منع کیا تھا۔"

"اللہ میرال چلو بھی اب۔"وہ اس کا بازو کھینچتی ہوئی آگے چل دی۔

☆☆☆

"امی امی", وہ گھر میں داخل ہوئی،"کیا ہو گیا لڑکی آتے ہی شور مچا دیا"۔ناعمہ بیگم کمرے سے نکلتے ہوئے اس کے پاس آئیں۔

"امی کھانا لگا دیں پلیز بھوک لگ رہی ہے۔""ہاں لگا رہی ہوں اتنے فریش وہ جاؤ۔"

میرال مسکرا کر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔دس منٹ بعد فریش ہو کر وہ کھانا کھانے بیٹھ چکی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پیپر کیسا ہوا۔" اس کے بیٹھتے ہی امی نے سوال کیا۔

"اچھا ہوا بہت اللہ کا شکر ہے۔" "ہمیشہ یہی کہتی ہو، اصل کہانی تو ریزلٹ بتائے گا۔" ناعمہ اسے گھورتے ہوئے بولیں۔

"آف کورس امی ہمیشہ اچھا ہوتا ہے تو یہی بولوں گی نہ۔"

"دیکھیں گے۔" انہوں نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ میرال نے مسکرا کر ڈش میں سے سالن نکالا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پھر جیسے کچھ یاد آیا تو سر اٹھا کر بولی،

"امی بھائی کہاں ہیں؟" "اس کی یونیورسٹی کا کوئی کام تھا وہیں گیا ہے۔" "ہمم سہی۔" اس نے سر ہلا کر نوالا منہ میں ڈالا۔ اسی لمحے فون کی چنگھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ جو کسی اچھی خبر کا خیر مقدم نہیں تھی۔

☆☆☆

زرار شاہ کی آمد کے بعد شاہ بنگلے میں خوب چہل قدمی تھی۔ تمام ملازم شام کی دعوت کے اہتمام میں لگے ہوئے تھے۔

"زرار صاحب، نوال صاحبہ آپ کا اپنے کمرے میں انتظار کر رہے ہیں۔" مایا ہلکا سا ناک کر کے اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"کیوں خیریت؟""" معلوم نہیں انہوں بس آپ کو بلانے کا کہا تھا."

"ہمم، اچھا آتا ہوں۔" مایا سر ہلا کر باہر نکل گیا۔

ادھر زرار کی آنکھوں پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئیں۔ وہ کچھ سوچ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ وسیع لیونگ روم سے ہوتے ہوئے وہ ان کے کمرے تک پہنچا۔ اور ہلکے سے دروازہ کھولا۔

"آپ نے بلایا تھا دادی"۔ "ہاں ہاں آؤ بیٹھو۔"

وہ دھیرے سے ان کے برابر میں آکر بیٹھ گیا۔

"زرار، مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"

"جی دادی بولیں۔"

"زرار تم جانتے ہو کے تمہاری ماں کے ساتھ کیا ہوا تھا، اب وقت آگیا ہے کہ صبیحہ کی موت کا انتقام لیا جائے۔"

"جی دادی میرا بھی یہی خیال ہے لیکن ہمیں سب سے پہلے سعید کو ڈھونڈنا چاہیے۔"

"بالکل زرار میں اکیلی کچھ نہیں کر پا رہی تھی، اب تمہارے آنے سے مجھے کچھ سکون ملا ہے۔"

زرار ہلکا سا مسکرایا۔"جی دادی میں نے اپنے کچھ بندے اس کام پر لگائے ہیں وہ جلد کوئی سراغ ڈھونڈ لیں گے، آپ فکر نہیں کریں۔"

"ہمم، انشاللہ ہم صبیحہ کے موت کا انتقام لیں، خون کا بدلہ سوائے خون کے اور کچھ نہیں۔"

نوال بیگم تلخ لہجے میں بولیں۔

Clubb of Quality Content!

زرار ہلکے سے ان کا کندھا تھپک کر باہر نکل گیا۔

☆☆☆

ناعمہ بیگم نے اچھنبے سے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔

"ناعمہ، میرال اور جہان گھر پہ ہیں-؟"سعید کی گھبرائی ہوئی آواز گونجی۔

"جی میرال تو گھر پہ ہی ہے، جہان یونیورسٹی میں ہے، کیوں کیا ہوا۔" ناعمہ نے حیرانی سے پوچھا۔

"اسے فوراً بلاؤ اور تم دونوں گھر پہ ہی رہنا میں بس آرہا ہوں، پھر بتاتا ہوں۔" ادھر ناعمہ ہیلو ہیلو کرتی رہ گئیں لیکن دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔

"کیا ہوا امی سب ٹھیک ہے۔" میرال نے پریشانی سے پوچھا۔

Clubb of Quality Content

"اللہ جانے کیا ہوا ہے کچھ کہا نہیں بس یہ کہا ہے کہ جہان کو فوراً بلائیں اور ہم گھر پہ ہی رہیں۔"

"یہ کیا بات ہوئی امی۔"

"پتا نہیں سب خیریت ہو گی انشاللہ۔"

"انشاللہ، خیر آپ بھائی کو فون کر دیں۔"

ناعمہ نے سر ہلا کر موبائل اٹھایا اور جہان کو فون ملایا۔

"آپ کا مطلوبہ نمبر اس وقت بند ہے برائے مہربانی کچھ دیر بعد کوشش کیجئے۔" فون میں آواز گونجی تو ناعمہ نے پریشانی سے موبائل نیچے کیا۔

"نمبر بند جا رہا ہے۔"

"یا اللہ اب کیا ہو گا۔" میرال نے پریشانی سے کہا۔

"اللہ اسے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔" ناعمہ نے پریشانی سے کہا۔

"آمین۔"

☆☆☆

"کریم جو میں نے کہا تھا تم نے وہ کر دیا۔" زرار سٹڈی میں داخل ہوتا ہوا بولا۔

کریم زرار کا خاص آدمی تھا، سیاہ آنکھیں، گندمی رنگ، چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں، لمبا چوڑا جسم، وہ زرار کا دایاں ہاتھ تھا، جس پر زرار آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتا تھا۔

"جی سر، میں نے کچھ معلومات نکلوائی ہیں، سعید ذولفقار کی ایک بیٹی ہے میرال سعید اور ایک بیٹا ہے جہان سعید۔ ان کا ایک ریسٹورنٹ ہے اسلام آباد میں، مڈل کلاس فیملی ہے بیوی کا نام نائمہ سعید ہے۔"

"ہمم زبردست، اپنے کچھ آدمی تیار کرو، ہم کل صبح ان کے گھر جائیں گے۔"

"ٹھیک ہے، جیسا آپ کا حکم۔"

کریم اثبات میں سر ہلا کر نکل گیا۔

ادھر زرار کی آنکھوں میں بارہ سال پرانی منظر گھوم گیا،

بارہ سال پہلے

دس سالہ زرار شاہ جب اسکول سے واپس آیا تو گھر میں کہرام مچا ہوا تھا، صحن میں رکھی کفن میں لپٹی لاش، زور زور سے ماتم کرتی دادی اور کونے میں کھڑی آنسو بہاتی اس کی میڈ، وہ بھاگ کر دادی کے پاس آیا،

"دادی دادی کیا ہوا۔"

"زرار میرے بچے۔" اس کی دادی نے اسے زور سے سینے سے لگایا،

"زرار تمہاری ماں چلی گئی، ہمیں چھوڑ کے اللہ کے پاس چلی گئی وہ۔" زرار تھوڑی دیر کے لیے بالکل خاموش ہو گیا اور پھر دادی کے ہاتھ جھٹک کر تیزی سے اندر بھاگ گیا۔ دو دن بغیر کچھ بولے وہ بند کمرے میں بیٹھا اپنی ماں کی چیزیں دیکھتا رہا، سب نے بہت کوشش کی اسے بہلانے کی مگر وہ نہیں مانا۔ اس کا باپ احمد شاہ صبیحہ کی موت کے دوسرے مہینے ہی ملک سے باہر کر چلا گیا، اور پھر پلٹ کر کبھی ان کی خیر خبر نہیں لی، بعد میں ان کو خبر ملی تھی کہ اس نے

وہاں کسے انگریز عورت سے شادی کرلی۔ان کا واحد رابطہ دادی سے تھا لیکن ان کی شادی کی خبر کے بعد سے دادی نے بھی غصّہ میں آکر ان سے رابطہ ختم کرلیا۔

پھر ایک دن اس نے اپنی دادی اور چچا کو باتیں کرتا سن لیا۔

"حسن، زرار بار بار اپنی ماں کا پوچھتا ہے، کہ وہ کیسے مری،اسے ہم یہ نہیں بتا سکتے کہ اس کی ماں کا قتل ہوا ہے،وہ بہت چھوٹا ہے ابھی."

"بالکل اماں میں نے یہ کہ دیا ہے کہ وہ بیمار تھی۔"

"ہمم سہی کیا تم نے حسن۔"

اور باہر کھڑے زرار کے معصوم سے زہن میں لفظ "قتل" پھانس بن کر چبھ گیا،اس دن سے اس نے ارادہ کرلیا تھا کہ وہ اپنی آخری سانس تک اپنی ماں کا انتقام ضرور لے گا۔"آخری سانس تک۔"

آج زرار نے زور سے میز پر ہاتھ مارا، "مجھے اپنے باپ سے شدید نفرت ہے لیکن میں اپنی ماں کا انتقام ضرور لوں گا، سعید..... تم نے نا چاہتے ہوئے بھی مجھے خون بہانے پر مجبور کر دیا، اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ اصل جنگ کسے کہتے ہیں۔"

☆☆☆

سورج اسلام آباد پے پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا، ناعمہ اور میرال دونوں پریشان بیٹھیں تھیں، جب زور سے دروازہ بجا،

میرال فوراً اٹھ کر باہر بھاگی، اور دروازہ کھولا،

"بابا، کیا ہوا۔"

سعید نے جلدی سے اندر آکر دروازہ بند کیا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ناعمہ ناعمہ،"انہوں نے پریشانی سی بیوی کو پکارا،

"کیا ہوا، خدا کے لیے مجھے بتائیں۔"

"زرار احمد شاہ پاکستان آگیا ہے اور مجھے خبر ملی ہے اس نے ہمیں ڈھونڈ لیا ہے۔"

"یا اللہ اب کیا ہو گا۔"ناعمہ دل پہ ہاتھ رکھ کر صوفے پے گر گیئں۔

"امی، ابو کیا ہوا ہے اور کون ہے یہ زرار شاہ۔"

"میرال ابھی کچھ نہ پوچھو، سعید سعید کچھ کریں پلیز ورنہ وہ ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

اسی لمحے دروازہ بجا، ناعمہ تڑپ کر اٹھیں،

"میرال جاؤ دیکھو جہان ہو گا."

میرال نے اٹھ کر دروازہ کھولا، جہان اندر آیا، لاونج میں پہنچ کر وہ ٹھٹھک کر رکا،

"امی ابو کیا ہوا، سب ٹھیک ہے نا۔""جہان، زرار نے ہمیں ڈھونڈ لیا۔"

اس ایک لفظ نے جہان کو اندر تک ہلا کر رکھ دیا،

"کیاااا، زرار تو پاکستان میں تھا ہی نہیں وہ تو استنبول میں تھا۔"

"ہاں لیکن وہ واپس آگیا ہے۔"

"بھائی ماما بابا مجھے بھی تو کچھ بتائیں۔"میرال نے پریشانی سے پوچھا۔

"میرال بچے، تم اس سب سے دور رہو، اگر انہیں علم ہوا کے تم بھی شامل تھیں، تو وہ تمہیں بھی اس انتقام کی بھینٹ چڑھا دیں گے."

"کون سا انتقام، کیسا انتقام یہ تو بتائیں مجھے۔"

"بس اتنا سن لو لو کے تمہارے بابا سے ایک غلطی ہو گئی تھی اب اس کی سزا مل رہی ہے ہمیں۔"

"اف خدایا، اب کیا ہو گا۔"وہ بالوں کو مٹھی میں بیچ کر کاؤچ پر بیٹھ گئی۔

"جہان میرے ساتھ کمرے میں آؤ."

سعید نے جہان کو بولا اور خود کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

جہان سر ہلا کر ان کے پیچھے گیا، اور اندر آکر دروازہ بند کیا۔

"کیا ہوا بابا۔""" جہان میری بات سنو، تم جانتے ہو میں نے زرار کی ماں کو کیوں مارا تھا۔"

"وہی تو بابا، آپ زرار کو سب بتا کیوں نہیں رہے، اسے بتائیں کے کیسے اس شخص نے آپ کو دھوکا دیا، اور پھر آپ کو بلیک میل کیا صبیحہ احمد کو مارنے کے لیے۔"

"نہیں جہان نہیں، زرار مجھ سے پوچھے گا کہ وہ کون تھا، اور میں اسے یہ نہیں بتا سکتا۔"

"آپ نے تو مجھے بھی نہیں بتایا وہ کون تھا، آپ کیوں ڈرتے ہیں اس سے اتنا، بابا۔۔۔خود کو کمزور سمجھنا خود کی بربادی کے سوا کچھ نہیں۔"

"جہان، تم نہیں سمجھ سکتے، اگر میں نے زرار اس شخص کا نام بتا دیا تو اسے ڈھونڈنا زرار کے لیے بچوں کا کھیل ہے، اور پھر وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا تم جانتے ہو، اور اس سب میں وہ میرا نام ضرور لے گا جس کے بعد وہ شخص ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

"تو کیا کریں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں، نہیں بابا نہیں، میں یہ نہیں ہونے دوں گا، آپ کو کیا لگتا ہے کہ ہم اس کی منت سماجت کریں گے تو وہ ہمیں چھوڑ دے گا، وہ ہماری نسلیں برباد کر کے دم لے گا، وہ باتوں سے ماننے والا انسان نہیں ہے۔"

"نہیں زرار انصاف پسند انسان ہے، وہ اپنے باپ کی طرح نہیں ہے۔"

جہان نے سر جھٹکا، "بابا کون سی دنیا میں رہتے ہیں آپ، آپ نے اس کی ماں کو مارا ہے، ماں کو، یہ آپ کو عام بات لگتی ہے ہاں.... وہ ہمیں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑے گا۔"

"میں کچھ کرتا ہوں۔"

"کیا کریں گے آپ، سوائے اسے اب بتانے کے ہمارے پاس کوئی حل نہیں ہے۔""نہیں میں اسے یہ نہیں بتا سکتا۔"

"تو پھر بیٹھے رہیں اور دیکھتے رہیں کے وہ ہمیں کیسے مارے گا۔"

"تم کہاں جا رہے ہو جہان۔"

"جہنم میں۔" جہان یہ بول کر تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔

"جہان رکو پاگل ہو گئے ہو تم، خدا کے لئے رک جاؤ۔"

وہ دوڑ کر باہر بھاگے، لیکن جہان گاڑی لے کر نکل چکا تھا۔

"اف جہان، یہ تم کیا کر رہے ہو۔" سعید صاحب افسوس سے اسے دیکھا۔ انہیں شک تھا کہ کہیں وہ زرار کے پاس نہ چلا جائے۔ اس کے پیچھے جانے کا اب کوئی فائدہ نہیں تھا، کیوں کہ وہ اپنے آگے کسی کی نہیں سنتا تھا۔

☆☆☆

زرار سٹڈی میں بیٹھا کچھ فائلز کو الٹ پلٹ کر رہا تھا جب سٹڈی کا دروازہ ہلکا ناک ہوا۔

"زرار صاحب کوئی آدمی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔" اس کے باڈی گارڈ فرید نے اندر آکر اطلاع دی۔

"اچھا بھیجو اندر۔" اس نے سر ہلا کر فائلز سائیڈ پر کی۔

دروازہ کھلا اور بلیک سوٹ پہنے، تیکھے نقوش جو کچھ کچھ زرار جیسے تھے اور بال سپائکس کی صورت میں کھڑے کیے ہوئے وہ اندر داخل ہوا زرار جتنا نہیں مگر ہینڈسم تھا۔ زرار کی نظریں اس کے جوتوں سے ہوتی ہوئی اس کے چہرے تک گئیں، اس کی چہرے کی رگیں تن گئیں، وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب دوم

چھوڑا نہیں غیروں نے کوئی ناوک وشنام چھوٹی نہیں اپنوں سے کوئی طرز ملامت

"کیسے ہو زرار شاہ۔" طنزیہ مسکراہٹ چہرے پہ سجائے وہ اندر داخل ہوا۔

"تم۔۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو اسلان دمیر، کس کی اجازت سے تم میرے گھر میں داخل ہوئے ہو، ہاں۔۔۔۔ہاؤ ڈیئر یو۔"

"کم آن زرار شاہ مجھے میرے گھر میں آنے کے لئے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔"

اسلان اندر آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ، تمہاری اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے، سمجھے تم۔"

"زرار تم بھول رہے ہو کہ یہ حویلی دادا کی تھی، تو اس کا آدھا مالک میں ہوں اور یہ میرا حق ہے۔

"حق کی بات بھی کون کر رہا ہے، جو ہمارے خاندان کو دھوکا دے کر فرار ہوا تھا، بھول جاؤ کے تم یہاں رہ سکتے ہو اسلان، فرید فرید۔" زرار بلند آواز میں دھاڑا۔

"جج جی زرار صاحب۔" فرید تیر کی طرح اندر آیا۔

"اس آدمی کو یہاں سے لے جاؤ، اور دوبارہ مجھے یہ یہاں نظر نہ آئے۔"

فرید جھٹ سر ہلا کر آگے بڑھا، اور اسلان کا بازو پکڑا۔

"ڈونٹ یو ڈیئر۔۔۔ میں خود چلا جاؤں گا، لیکن اس سے پہلے بہتر ہو گا تم میری بات سن لو۔" تیزی سے اپنا بازو چھڑا کر وہ زرار سے بولا، جس نے ابرو کے اشارے سے فرید کو دور ہٹنے کا کہا۔

"میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا اسلان، مجھے تمہاری کوئی بکواس نہیں سننی۔"

"ٹھیک ہے زرار شاہ، ابھی تو میں جا رہا ہوں، لیکن بھولنا مت میرا نام اسلان دمیر ہے اور میں واپس ضرور آؤں گا۔"

"بالکل، مجھے تمہیں بار بار ذلیل کرنا اچھا لگے گا، ناؤ گیٹ لاسٹ۔" زرار نے ہاتھ جھلا کر اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔

"دیکھ لوں گا میں تمہیں زرار شاہ۔" ایک جھٹکے سے فرید کو سائیڈ پر کر کے وہ باہر نکل گیا۔

ادھر فرید بھی زرار کے تیور دیکھ کے چپ چاپ باہر نکل گیا۔

"بالکل دیکھیں گے اسلان دمیر." زرار ایک ہاتھ میں پین گھماتا سوچ میں گم تھا۔

☆☆☆

اسلان تیزی سے راہداریوں سے ہوتا ہوا حویلی سے باہر نکلا، گاڑی میں بیٹھے ہوئے ایک نظر اس بنگلے کو دیکھا،

"میں معاف نہیں کرتا زرار شاہ، اب میں جو کروں گا وہ ساری دنیا دیکھی گی۔" ایک جھٹکے سے گاڑی کا دروازہ بند کر کیا اور ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

آفس پہنچ کر راہداریوں سے ہوا اسلان اپنے کمرے میں داخل ہوا اور دھاڑ سے دروازہ بند کیا۔

"عزیز میرے کمرے میں آؤ ابھی اسی وقت۔" شدید تیش کے عالم میں اس نے عزیز کو فون کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یس باس۔"عزیز کمرے میں داخل ہوا۔

"عزیز مجھے آدھے گھنٹے کے اندر اندر سعید ذولفقار نامی آدمی، جس نے صبیحہ احمد کو قتل کیا تھا، اس کی اتنی معلومات نکال کر دو جتنی اس کی سگی ماں کو بھی نہ ہوں، جلدی۔"

"لیکن باس..."" عزیز، مجھے لیکن سننا پسند نہیں اب جلدی جاؤ۔"

عزیز جھٹ سر ہلا کر باہر نکلا۔

☆☆☆

شام کی سرخی ہر طرف پھیل چکی تھی اور سورج آہستہ آہستہ واپس جا رہا تھا، ذولفقار ہاؤس میں ہر طرف بے چینی کا عالم تھا، سعید ذولفقار ادھر ادھر چکر کاٹ رہے تھے ناعمہ بیگم سر پکڑے بیٹھی تھیں، اور میرال اپنے کمرے میں تھی، "سعید، رات ہونے والی ہے اور جہان کا کچھ نہیں پتا۔"

"معلوم نہیں کہاں چلا گیا، مجھے اب اسے ڈھونڈنے جانا پڑے گا۔ سعید صاحب پریشانی کے عالم میں گاڑی کی چابیاں اٹھا کر باہر نکل گئے۔

تقریباً ایک گھنٹا ڈھونڈنے کے بعد سعید صاحب نے اسے ڈھونڈ لیا۔ وہ ایک پارک میں بنچ پر بیٹھا تھا۔

"جہان، پاگل ہو گئے ہو تم، کب تک بیٹھے رہو گے یہاں پر ہاں۔" غصّہ کے عالم میں وہ اس کی طرف بڑھے۔

"جب تک آپ مجھے نہیں بتا دیتے کہ وہ آدمی کون تھا جس نے آپ کو دھمکایا تھا۔"

سعید صاحب نے ایک گہری سانس لی اور بولے،

"تمہیں بتا دوں، تاکہ تم زرار کو بتا دو جا کے۔"

"ظاہر ہے بابا اسے بتانا پڑے گا ایسے تو کام نہیں چلے گا۔"

"جہان بیٹے، میں اسے بتا دوں گا جب ضروری ہو گا، ابھی گھر چلو تمہاری ماں بہت پریشان ہے۔"

"کب بابا کب، کب بتائیں گے آپ اسے، جب وہ ہم میں سے کسی کو مار دے گا، ابھی ملاہم کا فون آیا تھا، وہ آج کل میں واپس آ رہی ہے میں کیا بتاؤں گا اسے۔"

"میں جانتا ہوں، میں کچھ برا ہونے سے پہلے سنبھال لوں گا سب، بھروسہ کرو مجھ پر اور ابھی گھر چلو۔"

"ٹھیک ہے، لیکن ہمیں کچھ کرنا پڑے گا بابا۔""" بالکل میں کچھ نہ کچھ کر لوں گا جہان، ابھی چلو۔"

وہ جہان کو لے کر وہاں سے نکل گئے۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باس، میں نے سعید ذوالفقار کے بارے میں پتا لگوایا ہے، یہ رہیں ساری معلومات۔" عزیز اسلان کے کمرے میں داخل ہوا اور لال رنگ کی فائل اس کی طرف بڑھائی۔

"گڈ، بہت اچھے عزیز۔" اسلان نے مسکراتے ہوئے اس سے فائل لی۔ اور صفحات پر نظر دوڑائی۔ پھر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تم جا سکتے ہو عزیز۔" عزیز تیزی سے سر ہلا باہر نکل گیا۔

☆☆☆

رات آہستہ آہستہ گہری ہوتی جارہی تھی، آسمان بادلوں سے گھرا ہوا تھا اور ہلکی پھلکی بارش ایک گھنٹے سے جاری تھی۔ ایسے میں ذولفقار ہاؤس میں ایک کمرے میں جھانکو تو ایک نیم روشن کمرے میں میرال جائے نماز بچھائے، سکارف چہرے کے گرد لپیٹے عشاء کی نماز کی آخری رکعت کا سلام پھیر رہی تھی، جب باہر سے اب کے بولنے کی آوازیں انے لگیں، وہ جلدی سے سلام پھیر کر باہر بھاگی۔ باہر کا منظر دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔

"بھابھی آپ کب آئیں۔" تیزی سے بھاگ کر ملاہم سے ملی۔

"بس ابھی آئیں ہوں سوچا تمہیں سرپرائز دوں گی، کیسی ہو میرال۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے الگ ہوئی۔

"بالکل ٹھیک اللہ کا شکر ہے۔"

"چلو اب بس کرو لڑکی اسے اندر بھی آنے دو۔" سعید صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔

"امی آپ کیوں خاموش ہیں، طبیعت ٹھیک ہے نہ آپ کی۔" ملاہم نے پریشانی سے پوچھا۔

"ہاں ہاں سب ٹھیک ہے۔" وہ بمشکل مسکرا کر بولیں۔

اسے لے کر وہ لوگ اندر آ گئے۔

رات کے کھانے کے بعد سب چائے کے لئے لیونگ روم میں بیٹھے تھے۔

"اپ سب لوگ ٹینس لگ رہے ہیں سب ٹھیک ہے نہ۔" چائے کا کپ رکھ کر ملاہم نے سب کو باری باری دیکھا۔

تھوڑی دیر کے لیے خاموشی چھا گئی، سب نے ایک دوسرے کو دیکھا، لیکن جواب تو دینا تھا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے، تم پریشان مت ہو۔" جہان تیزی سے بولا، میرال کو انہوں نے اس معاملے سے دور رکھا تھا وہ اس کے سامنے کچھ کہنا نہیں چاہتے تھے۔ ان کے نزدیک اسی میں بہتری تھی، کہ وہ بے خبر رہے کیوں جزبات میں آ کر وہ کوئی الٹا سیدھا قدم بھی اٹھا سکتی تھی جو ان پر مزید وبال بن سکتا تھا۔ یہ سن کر ملاہم نے آہستہ سے سر کر واپس کپ ہونٹوں سے لگا لیا۔

☆☆☆

فجر ڈھل چکی تھی لیکن ہلکی ہلکی سرخی ابھی تک افق پر چھائی ہوئی تھی، ایسے میں اپنے کمرے میں زرار شاہ نے بال جیل سے سیٹ کر کے پرفیوم سپرے کیا، تیز خوشبو پورے کمرے میں پھیل گئی۔ ایک نظر آئینے میں دیکھا، لمبا قد، لائٹ براؤن آنکھیں جو کھڑکی سے آتی دھوپ میں سنہری لگ رہی تھیں، مغرور ناک اور ہلکی بڑھی ہوئی شیو، وہ بلاشبہ بہت ہینڈسم تھا۔ اور موبائل اٹھا کر کندھوں پر سے کوٹ برابر کرتا ہوا باہر نکل گیا۔

"کریم، ساری تیاری مکمل ہے؟"

"جی زرار صاحب سب ریڈی ہے بس نکلنا ہے اب۔"

زرار نے سر ہلا کر گیراج تک آیا گارڈز کی پوری فوج تیار تھی سب کا جائزہ لے کر وہ گاڑی میں بیٹھا اور یکے بعد دیگرے چار پانچ گاڑیاں پورچ سے باہر نکل گئیں۔

☆☆☆

Clubb of Quality Content

ذولفقار ہاؤس میں ناشتے کی تیاری جاری تھی اور میرال یونیورسٹی جانے کے لیے تیار تھی، سب میز کے گرد بیٹھے ناشتے میں مشغول تھے جب مین ڈور زور سے بجا۔ جہان نے ہاتھ روک کر گیٹ کو دیکھا اور دوسری نظر سعید صاحب اور ناعمہ پر ڈالی۔

"یااللہ خیر۔" ناعمہ بیگم ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئیں، جہان نے کھڑکی کا ہلکا سا پردہ سرکیا اور وہیں منجمند رہ گیا۔

"کیا ہوا کون ہے جہان۔"

"زرار شاہ۔" اس نے کپکپاتی اواز میں کہا،

"ملاہم اور میرال تم دونوں اندر جاؤ فوراً۔" سعید تیزی سے دونوں کو کہا۔

"مگر بابا۔۔۔"

"میرال بحث مت کرو اور اندر جاؤ۔"

ملاہم حیران پریشان کھڑی میرال کو زبردستی اندر لیکر آگئی۔

جہان دروازے تک گیا اور آہستہ سے گیٹ کھولا۔

زرار ہاتھ میں گن لیے اندر داخل ہوا، اور اس کی کنپٹی پر پستول کی نال رکھی، اور اس کو دھکیلتا ہوا اندر آیا،

"جہان..."نائمہ زور سے چیخیں۔

"خدا کے لیے میرے بیٹے کو چھوڑ دو"

"مجھے فالتو کی بحث پسند نہیں، تم لوگ اچھی طرح جانتے ہیں میں یہاں کیوں آیا ہوں، اور میں اپنا مقصد پورا کئے بغیر نہیں جاؤں گا۔"

"لل لیکن۔۔۔"سعید گڑبڑا کر بولے انہیں اندازہ تھا کے معاملہ کس رخ پر جا رہا ہے۔

"سعید، کیا مطلب ہے اس بات کا۔"نائمہ نے الجھی ہوئی نظروں سے سعید کو دیکھا۔

سعید ذولفقار نے ایک نظر زرار کو دیکھا اور دوسری نظر میرال کے بند کمرے پر ڈالی۔

"یہ جہان یا میرال میں سے کسی ایک کو انتقام کے طور پر لے کر جائیں گے۔"

"نن نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔"نائمہ تڑپ کر بولیں۔

"نہیں، ہر گز نہیں میں اپنی بہن کو کسی صورت نہیں جانے دوں گا، مجھے لے جاؤ بے شک۔"

"نہیں جہان بالکل نہیں، کچھ کریں اللہ کا واسطہ ہے کچھ کریں سعید۔" ناعمہ نے سعید کو دیکھا، جو سر جھکا کے کھڑے تھے۔

"بس بہت ہو گیا۔" زرار زور سے دھاڑا۔ "میں یہاں تم لوگوں کا میلوڈرامہ دیکھنے نہیں آیا، میں عورتوں کی عزت کرتا ہوں تمہاری بیٹی کو لے کر نہیں جاؤں گا، اب بھول جانا اپنے بیٹے کو۔" جہان کو لیکر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ جہان کے پاس اب ہار ماننے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا، وہ میرال کو کسی صورت زرار کے ہاتھوں میں نہیں دے سکتا تھا۔

"نہیں رک جاؤ، میرے بیٹے کو چھوڑ دو ہم تمہیں دیت ادا کر دیں گے۔"

"دیت۔۔۔۔" زرار زخمی سا ہنسا۔ "نہ تو مجھے کسی قسم کا کوئی پیسا چاہیے نہ اس دیت سے میری ماں واپس آسکتی ہے۔"

"تو ہمارے بیٹے کو لے جانے سے بھی تو تمہاری ماں واپس نہیں آسکتی۔"

سعید صاحب بولے۔

Clubb of Quality Content

"پہلی بات، انتقام کی آگ میری رگوں میں شامل ہے، دوسری بات یہ کہ اگر اتنا دکھ ہے تو یہ میری ماں کو مارنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا، اب اس ڈرامے کا کوئی فائدہ نہیں، میں اپنے وعدے سے پیچھے نہیں ہٹتا۔"

"نہیں خدا کا واسطہ ہے تمہیں زرار۔" ناعمہ زور سے چیخ کر صوفے پر گر گئیں۔ ان کی چیخ سن کر میرال اور ملائم دونوں تیزی سے باہر آئیں۔

باہر کا منظر دیکھ کر دونوں ششدر رہ گئیں۔ جہان کے سر پر گن تانے کھڑا زرار، کونے پر کھڑے سعید اور صوفے پر گری پھوٹ پھوٹ کر روتیں ناعمہ۔

"امی کیا ہوا، پلیز کچھ بتائیں۔" میرال بے چین سی ان کی طرف بڑھی۔

"یہ لوگ جہان کو لے کر جا رہے ہیں، میرال۔"

"نہیں ہرگز نہیں۔" اس نے وحشت سے سر اٹھا کر زرار کو دیکھا۔ اور اس کی طرف بڑھی۔

"بابا نے جو بھی کیا اس کی کوئی وجہ ہو گی، بغیر کچھ سنے اور سمجھے تم میرے بھائی کو نہیں لے جا سکتے۔"

زرار نے چند لمحے اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں دیکھا۔

"میں سب کچھ دیکھ اور سن چکا ہوں، مجھے تمہارے مشورے کی ضرورت نہیں۔"

زرار جہان کو لیکر دروازے کی طرف بڑھا۔

ملاہم تیزی سے آگے بڑھی۔

"پلیز چھوڑ دو انہیں میں ہاتھ جوڑ رہی ہوں تمہارے آگے۔" ملاہم نے جہان کا بازو پکڑا۔

"ملاہم چھوڑ دو لے جانے دو انہیں، بھروسہ کرو مجھ پر۔"

زرار دروازے سے باہر نکل گیا، سب لاؤنج میں پریشان کھڑے روتے رہ گئے لیکن پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیوں کہ زرار شاہ رکنے والا نہیں تھا اور جہان اپنی مرضی سے گیا تھا، کیوں کہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا۔

☆☆☆

آفس کا دروازہ کھلا اور عزیز تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"باس ایک خبر ملی ہے۔" تیزی سے وہ ٹیبل کے پاس آیا۔

"کیا ہوا عزیز۔" اسلان کے ماتھے پر بل پڑھے۔

"زرار شاہ نے اپنے آدمیوں کے ساتھ سعید ذولفقار کے گھر پر ریڈ کیا ہے اور جہان کو اپنے ساتھ لے گیا۔"

"واٹ۔۔۔۔ تم شیور ہو عزیز؟"

"بالکل باس۔"

"بہت اچھے زرار شاہ تم نے میرا کام آسان کر دیا۔"

"باس کوئی حکم۔" اسلان نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی، اور آنکھیں بند کیں،

"بالکل ہے عزیز۔" اسلان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اب میری بات غور سے سنو،" عزیز دھیان سے سننے لگا۔

☆☆☆

زرار کی گاڑی پوری رفتار سے سڑک پر دوڑ رہی تھی، ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا، فرنٹ سیٹ پر زرار اور پچھلی سیٹ پر جہان بیٹھا تھا۔

میرے باپ کو کسی نے مجبور کیا تھا اس قتل کے لیے۔" جہان نے بات شروع کی۔

"اب یہ کون سی نئی کہانی ہے، اور اگر ایسا ہے تو اپنے باپ سے بولو مجھے اس شخص کا نام بتا دیں۔"

"وہ اس سے ڈرتے ہیں، ویسے بھی یہ تمہارا کام اصل قاتل کا پتا لگانا، ہمارا نہیں۔"

"میں اچھی طرح جانتا ہوں کے کس نے قتل کیا ہے اور میں اس سے بدلہ ضرور لوں گا، میرے دماغ سے کھیلنے کی کوشش مت کرو۔"

"ٹھیک ہے زرار شاہ، وہ وقت بھی آئے گا جب تمہیں حقیقت کا علم ہو گا اور اس وقت میں تمہارا چہرہ دیکھنے ضرور آؤں گا۔"

"بالکل آنا، اگر زندہ بچ گئے تو۔"

جہان جواب دیے بغیر باہر دیکھنے لگا۔

☆☆☆

ذو لفقار ہاؤس کی فضا سوگوار تھی، ہر کوئی بے چین اور پریشان تھا۔

"سعید وہ میرے بیٹے کو لے گئے وہ اسے مار دیں گے، خدا کے لیے کچھ کریں۔" ناعمہ بیگم اور ملاہم نے صبح سے رو رو اپنا حال برا کر لیا تھا۔ ایک میرال تھی جو بمشکل اپنے آنسو کنڑول کئے سب کو دلاسے دیئے جا رہی تھی۔

"بابا، آپ بات تو کریں نہ ان سے، کوئی تو راستہ ہو گا۔" میرال نے پریشانی سے ان کا چہرہ دیکھا جو زرد پڑھ رہا تھا۔

"ہم کچھ نہیں کر سکتے میرال، کچھ نہیں۔"

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے بابا، اپ ذمہ دار ہیں اس سب کے۔" ملاہم تیزی سے ان کی طرف بڑھی۔

"بھابھی پلیز، رک جائیں۔" میرال نے اسے بازوؤں اے پکڑا۔

"نہیں مجھے پوچھنے دو، کیوں کیا تھا آپنے یہ سب، کیوں، اتنے سال میں خاموش رہی لیکن اب مزید نہیں، آپ کی ایک غلطی کی وجہ سے دیکھیں کہاں کھڑے ہیں ہم، دیکھیں آپ کے اکلوتے بیٹے کو لے گئے وہ اب وہ انکی لاش ہی واپس بھجوائیں گے۔" غصّے میں وہ ہزیانی انداز سے چلائی۔

میرال اور ناعمہ اس کا یہ روپ دیکھ کر سکتے میں رہ گئے۔ سعید صاحب کی آنکھوں سے آنسو گرے۔

"بیٹا میں۔۔۔۔" ان کی زبان لڑکھڑائی۔

"کیا بابا، چاہے اپ کتنے بھی مجبور تھے آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں کیسے، بابا میں اپ کو بتا رہی ہوں آپ۔۔۔۔۔" وہ ابھی بہت کچھ بولتی جب میرال چلائی۔

"بس کریں بھابھی، اب ایک لفظ اور نہیں سنوں گی میں، مانا اپ بہت دکھی ہیں پریشان ہیں لیکن ایسے الفاظ کہنے سے سوچ تو لیا کریں، بابا کی طبیعت بگڑ جائے گی۔"

اسی لمحے سعید صاحب نے دل پر ہاتھ رکھا، لڑکھڑائے اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بابا۔۔۔" وہ سب بوکھلا کر ان کی طرف بڑھے۔

"بابا، بابا پلیز آنکھیں کھولیں، بابا۔" میرال نے ان کا چہرہ تھپتھپایا۔

"ایمبولینس کو کال کرو جلدی۔" ملاہم نے بھاگ کر فون اٹھایا۔

دس منٹ بعد وہ انہیں لے کر بھاگے۔

☆ ☆ ☆

میرال آئی سی یو کے باہر چکر کاٹ رہی تھی اور ملاہم کرسی پر بیٹھی نڈھال ہوتی ناعمہ کو دلاسہ دے رہی تھی۔

اسی لمحے دروازے کھولے اور ڈاکٹر باہر آیا۔ میرال بے چینی سے ان کی طرف بڑھی۔

"ڈاکٹر، بابا ٹھیک ہیں نہ، کیا ہوا تھا انہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آئی ایم سوری میرال صاحبہ، سعید صاحب کو فالج کا اٹیک ہوا ہے،ان کا آدھا جسم مفلوج ہو چکا ہے۔"

"واٹ۔۔"میرال جھٹکے سے دو قدم پیچھے ہٹی۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ،ایسا کیسے ہو سکتا ہے، کیا اس کا کوئی علاج ہے۔"

"جی ہو سکتا ہے، باقاعدگی سے اگر ان کی فزیو تھراپی کی جائے تو یہ ٹھیک ہو سکتے ہیں، لیکن ایسا ہونا لازمی نہیں کچھ کیسز میں پیشنٹ ٹھیک ہو جاتے ہیں اور کچھ میں نہیں، سو میں فلحال کوئی بات شیورٹی سے نہیں کہہ سکتا، لیکن ابھی بہتر ہو گا آپ انہیں ہر طرح کے سٹریس سے دور رکھیں۔"ڈاکٹر نے بہت آرام سے اسے بتایا۔

"اف میرے اللہ اب کیا ہو گا، تھینک تھینک یو ڈاکٹر صاحب۔"ڈاکٹر سر ہلا کر آگے بڑھ گئے اور وہ بمشکل قدم اٹھا کر ملاہم کی طرف بڑھی۔ابھی اسے اپنی ماں کو بھی سب بتانا تھا۔

☆ ☆ ☆

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔

"اترو گاڑی سے، جلدی۔" زرار جہان کو حکم دیتا گاڑی سے اترا۔

جہان باہر نکلا تو دیکھا سامنے ایک چھوٹا سا کاٹیج ٹائپ گھر بنا ہوا تھا۔

"یہ کہاں لے آئے ہو تم مجھے۔" جہان نے اسے گھورا۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا، زرار کا فون بجا

"بولو کریم۔"

"سر، سعید ذولفقار کو فالج کا اٹیک ہوا ہے۔"

"واٹ، کب۔" جہان نے انکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔ دوسری طرف سے کریم نے کچھ کہا۔

"اچھا، ٹھیک ہے۔" یہ کہ کر اس نے فون بند کر دیا اور جہان کو دیکھا۔

"کیا ہوا۔"

"بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔" زرار نے اسے اندر چلنے کا اشارہ کیا۔

وہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل دیا۔

دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا، اندر ایک بند کمرہ تھا، ایک پنجرے سے بھی بدتر حالت کا۔

زرار نے ایک جھٹکے سے اس کی گردن پکڑی۔اور کرسی پر بیٹھایا۔

اور رسیوں سے اس کے ہاتھ باندھنا شروع کئے۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔"

"جب تک میں کوئی فیصلہ نہیں کرتا، تم یہیں رہو گے۔"

"دماغ خراب ہے تمہارا، چھوڑو مجھے۔" جہان نے ملنے کی کوشش کی۔

"میری بات غور سے سنو جہان، میں ناانصافی نہیں کرتا نا میں بلاوجہ کے تشدد حق میں ہوں، اس لئے مجبور مت کرنا مجھے کہ میں کوئی انتہائی قدم اٹھاؤں۔"

جہان نے طنزیہ سر جھٹکا۔

"تمہاری سوچ ہے میں یہاں رہوں گا۔"

"بالکل کیوں کے میرا نہیں خیال کہ تم یہ چاہو گے کہ میں تمہاری بہن کو اٹھوالوں۔"

"ہرگز نہیں، اسے ہاتھ لگانے کا سوچنا بھی مت۔"

"جب تک تم میرا حکم مانو گے میں اسے کچھ نہیں کہوں گا۔"

"ٹھیک ہے، بس اسے کچھ نہیں کہنا۔"

زرار اثبات میں سر ہلا کر باہر نکل گیا۔

جہان نے منہ سے ایک کراہ نکلی،

"یا اللہ میری مدد فرما۔"

☆ ☆ ☆

"امی، وہ بابا۔۔"میرال سے آگے بولا نہیں گیا۔

"کیا ہوا میرال، سعید کو وہ ٹھیک ہیں نہ۔"

"امی بابا کو فالج کا اٹیک ہوا ہے۔"میرال نے اپنا جملہ ختم کیا۔

ملاہم نے بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھا، اور ناعمہ بیگم نے دیوار کو تھاما۔

"یا اللہ ایسا نہیں ہو سکتا، پہلے میرا بیٹا اور اب سعید۔"

"امی سنبھالیں خود کو پلیز، آپ کو مضبوط بننا ہو گا۔"

وہ دونوں انہیں لے کر سعید صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

"بابا۔۔۔کیسے ہیں آپ۔"میرال بھاگ کر ان کے پاس آئی۔

وہ جواباً آنکھوں میں انسو لئے اسے دیکھتے رہے۔ میرال نے اپنے باپ کی یہ حالت دیکھ کر بمشکل آنسو روکے، اس وقت اس کا دل چاہ رہا تھا کہ کسی کونے میں بیٹھ کر دھاڑیں مار مار کے روئے۔ لیکن ابھی بھائی کا کام بھی اسے کرنا تھا سو خود پر ضبط کر کہ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

Clubb of Quality Content

"آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے بابا، آپ پریشان نہ ہوں، میں وعدہ کرتی ہوں میں آپ کا بہترین علاج کرواؤں گی۔"وہ اسے دیکھتے رہے۔

میرال کے ذہن میں کچھ کھٹکا اس نے ضبط سے دانت پیسے اور ملاہم کی طرف مڑی۔

"بھابھی اپ ماما اور بابا کا خیال رکھیے گا میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔"

"میرال کہاں جارہی ہو۔" ملاہم اور نائمہ دونوں نے پریشانی سے اسے پکارہ لیکن وہ بناجواب دیے باہر نکل گئی۔

باہر آکر گاڑی سٹارٹ کی اور تیزی سے ہاسپٹل سے باہر نکلی۔

☆ ☆ ☆

جہان کو اس گھر میں چھوڑ کر زرار سیدھا بنگلے آیا اور سٹڈی میں آیا، اس کے پیچھے ہی کریم کمرے میں داخل ہوا۔

"کریم، اپنے دو آدمی اس گھر کے باہر کھڑے کرو، کوئی پرندہ بھی میری اجازت کے بغیر پر نہ مارے ادھر۔"

"سر آپ بے فکر ہو جائیں میں سب دیکھ لوں گا۔"

زرار سر ہلا کر چیئر پر بیٹھا۔

Clubb of Quality Content

اسی لمحہ سٹڈی کا دروازہ دھاڑ سے کھلا اور میرال اندر داخل ہوئی۔

زرار نے چونک کر سر اٹھایا، اور اچھنبے سے اسے دیکھا۔ پھر کریم کو اشارہ کیا، وہ سر ہلا کر باہر نکل گیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں داخل ہونے کی۔"

"جیسے تمہاری ہمت ہوئی تھی میرے بھائی کو اسی کے گھر سے اٹھا کر لے جانے کی۔" اسے خونخوار نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی، اس کو اس شخص پر بے انتہا غصّہ تھا جس نے اس کے خاندان کو اجاڑ کر رکھ دیا۔

"جانتے ہو تمہاری وجہ سے آج ایک جیتا جاگتا انسان ساری زندگی کے لیے مفلوج ہو گیا، کیا بگاڑا ہے ہم نے تمہارا۔"

زرار ہلکا سا ہنسا،

"کیا بگاڑا ہے تم میرا! میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا جو تمہارے باپ نے کیا ہے، میری ساری زندگی برباد کر کے اب تم لوگ بول رہے ہو کیا بگاڑا ہے ہم نے تمہارا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا کیا ہے ایسا بابا نے، زیادہ سے زیادہ قرض لیا ہو گا نا، میں اتار دوں گی سارا، چاہے جتنا بھی ہو میں۔۔۔۔۔" ابھی وہ بول رہی تھی جب زرار ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا،

"کیسا قرض ہاں کیسا قرض، کسی کی زندگی کو تم قرض کہتی ہو، کہاں سے لا کر دو گی مجھی میری ماں، لاسکتی ہو کہیں سے، بولو جواب دو۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو تم۔"

"اس، اس سعید نے میری ماں کو مار دیا، جا کر ہو چھو اپنے باپ سے کیا بگاڑا تھا میں نے تم لوگوں کا جو اس نے مجھ سے میری ماں چھین لی۔"

اور میرال جہاں تھی وہیں رہ گئی،

"کیا بکواس کر رہے ہو، بابا ایسا نہیں کر سکتے وہ کسی معصوم کی جان کبھی نہیں لے سکتے، جھوٹ بول رہے ہو تم۔"

"جاؤ جا کر پوچھو کسی سے بھی، تمہارے گھر میں سب جانتے ہیں تمہارے علاوہ۔"

"اگر یہ جھوٹ ہوا زرار شاہ، تو میں قسم کھاتی ہوں جان لے لوں گی میں تمہاری۔"

Clubb of Quality Content

غصّہ سے گھورتی ہوئی وہ دھاڑ سے سٹڈی سے باہر نکلی اور لمبے لمبے قدم اٹھاتی گاڑی تک گئی، کپکپاتے ہاتھوں سے اگنیشن میں چابی گھمائی اور زن سے گاڑی نکال کر لے گئی۔

☆ ☆ ☆

جہان نے سر کرسی کی پشت سے ٹکایا ہوا تھا جب باہر سے لاک گھومنے کی آواز آئی، وہ جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔

دروازہ کھولا اور کوئی اندر داخل ہوا،

"کون ہو تم، اور یہاں کیا کر رہے ہو۔" وہ زرار کی توقع کر رہا تھا لیکن کسی اجنبی کو اندر آتے دیکھ کر چونک گیا۔ کوئی بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

☆ ☆ ☆

باب سوم

جس پر گزرتی ہے صرف وہی جانتا ہے دل صرف تسلیوں سے کہاں مانتا ہے

میرال تیزی سے ہاسپٹل کے وارڈ میں داخل ہوئی، ملاہم اور ناعمہ سعید صاحب کے پاس بیٹھیں تھیں۔

"بھابھی، دو منٹ باہر آئیں، مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" ملاہم نے اچھنبے سے اسے دیکھا اور دونوں وارڈ سے باہر نکلیں۔

"کیا ہوا میرال، خیریت۔"

"بھابھی، بابا نے کیا کیا تھا، زرار شاہ کے ساتھ۔"

"تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو۔"

"بھابھی مجھے جواب دیں، بابا نے واقعی اس کی ماں کا قتل کیا تھا؟"

"تم سے یہ کس نے کہا۔"

"بھابھی پلیز مجھے بتائیں، کیا یہ سچ ہے۔"

"میرال، بابا نے واقعی صبیحہ احمد کو مارا تھا لیکن اس کے پیچھے کوئی وجہ تھی جو صرف انہی کو پتا ہے۔"

"کیا مطلب، کیسی وجہ۔"

"ہم سب نے بہت کوشش کی لیکن وہ ہمیں نہیں بتاتے کہ کیا ہوا تھا، جہان کو شاید کچھ پتا ہو لیکن ہم اور کچھ نہیں جانتے۔"

"اف میرے خدا، بابا ایسا کیسا کر سکتے ہیں، کیسے۔"

ملاہم جواب دیے بغیر دکھ سے اسے دیکھتی رہی، یہ ایک ایسا سوال تھا جس کا کوئی جواب نہیں تھا۔

☆ ☆ ☆

"کیسے ہو جہان سعید۔" وہ بھرپور مسکراہٹ سے اس کے سامنے آ کر بیٹھا۔

"کون ہو تم،اور یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"مجھے احمد شاہ کہتے ہیں، زرار شاہ کا باپ ہوں میں، آفٹر آل، آئی ایم بیک۔" اور جہان کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"واٹ۔۔۔۔زرار کو پتا ہے آپ یہاں ہیں۔"

"نہیں، لیکن بہت جلد پتا چل جائے گا، جس طرح تمہارے باپ نے میری بیوی کو مارا تھا، مجھے تو تمہاری لاش دیکھنے کی امید تھی، لیکن میرا بیٹا بہت رحم دل واقع ہوا، خیر، اسے میں دیکھ لوں گا۔"

"آپ کیا کہنے آئے ہیں یہاں۔"

"کہنا تو کچھ نہیں صرف تمہاری بے بسی کا تماشہ دیکھنے آیا تھا۔"

جہان نے ضبط سے انہیں دیکھا،

"دیکھ لیا۔۔۔""اب آپ جا سکتے ہیں۔"

"وہ تو میں جا رہا ہوں، لیکن۔۔" وہ اس کی طرف جھکے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس سے پہلے تمہیں کچھ بتانا ہے، جو شاید میرے بیٹے نے نہ بتایا ہو۔"

"کیا بتانا چاہتے ہیں آپ۔"

"جاننا چاہتے ہو تمہارے گھر میں کیا ہو رہا ہے؟"

جہان ایک دم چونک گیا۔

"کون سی کہانیاں سنا رہے ہیں آپ مجھے، کیا ہوا ہے."

"تمہرے باپ کو فالج کا اٹیک ہوا ہے اور تمہاری بہن ان کے علاج کے لئے ماری ماری پھر رہی ہے۔"

اور جہان سکتے میں رہ گیا،"کیا بکواس ہے یہ۔"

"کوئی بکواس نہیں ہے، تمہارا باپ ساری زندگی کے لئے مفلوج ہو چکا ہے۔"اور جہان کے دل کی دھڑکن رک چکی تھی،"مجھے میرے باپ سے ملنا ہے، کھولو مجھے۔"کرسی پہ بیٹھے بیٹھے وہ رسیاں توڑنے کوشش کر رہا تھا۔

"آرام سے بیٹھے رہو، بھاگنے کی کوشش مت کرنا، ورنہ آخری چہرہ جو تم دیکھو گے وہ میرا ہو گا، سمجھے۔"

پر سرار مسکراہٹ کے ساتھ کہتے وہ باہر نکل گئے۔ باہر ایک کالی بی ایم ڈبلیو ان کے انتظار میں کھڑی تھی، فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر انہوں نے گاڑی زن سے آگے بھگا دی، ابھی انہیں زرار سے بھی ملنا تھا۔

☆ ☆ ☆

زرار سٹڈی میں بیٹھا کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا، ذہن کہیں دور الجھا ہوا تھا۔ جب دروازہ ہلکا سا کھلا اور پھر کھلتا چلا گیا۔

"کہاں گم ہے میرا بیٹا۔"

آواز سن کر وہ تیزی سے پلٹا اور کچھ دیر کے لئے ساکن رہ گیا۔ پھر اس کی آنکھوں میں سرخی ابھری۔

"آپ۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں، کیوں آئے ہیں اب آپ۔"

"زرار، میں جانتا ہوں تم مجھ سے خفا ہو، لیکن مجھے اپنی غلطی کا اندازہ ہو گیا ہے، میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ، مجھے معاف کر دو۔"

"معاف کر دوں؟؟"زرار نے افسوس سے سر جھٹکا۔

"آپ باپ ہیں میرے، آپ جانتے تھے کہ میرے پاس آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں، پھر بھی چھوڑ کر چلے گئے۔"

"مم میں جانتا ہوں بچے، لیکن میں بہت شرمندہ ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرار نے نفی میں سر ہلایا۔

"پتا ہے کیا بابا، میں بہت بے بس ہوں، میں چاہ کر بھی آپ سے نفرت نہیں کر سکتا، اس لئے میں آپ سے ناراض نہیں ہوں، لیکن مجھے بیٹا کہنے کا حق آپ بہت پہلے کھو چکے ہیں۔"

"زرار۔۔۔۔"

"پلیز بابا۔"زرار نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روکا۔"میں آپکو اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دے سکتا ہوں، آپ کو اب بھی اپنا باپ مانتا ہوں، اپ کا احترام کرتا ہوں کیوں میں حقیقت نہیں بدل سکتا، لیکن آپ سے محبت کرنا اب میرے بس میں نہیں ہے، اس لئے اس سے زیادہ کی توقع مجھ سے مت کیئے گا۔"

احمد شاہ نے دکھ سے اسے دیکھا، اور

"میں سمجھ سکتا ہوں۔"کہ کر آہستہ سے باہر نکل گئے۔زرار نم آنکھوں سے انہیں دیکھتا رہا۔

☆ ☆ ☆

ملاہم سے بات کرنے کے بعد میرال نے دوبارہ زرار کے پاس جانے کا فیصلہ کیا، اسے اب کوئی حتمی فیصلہ کرنا تھا۔

زرار کے گھر کے باہر پہنچ کر گارڈ سے کہ کر اندر پیغام بھجوایا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ دیر بعد گارڈ نے اندر جانے کی اجازت دی، تو وہ کھٹ کھٹ کرتی اندر پہنچی۔

"کیا ہوا پتا چل گیا سچ۔" سٹڈی میں داخل ہوتے ہی زرار نے کہا۔

"مانا بابا نے غلطی کی تھی، لیکن اس کی کوئی وجہ ہوگی، تمہیں اسے سننا چاہئے۔"

"پھر وہی بات، تم دونوں بہن بھائی نے ایک ہی رٹ لگائی ہوئی ہے، اپنے باپ سے بولو کہ مجھے بتادیں کیا وجہ تھی۔" زرار نے اکتا کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم، لیکن ظاہر ہے وہ کسی سے خوفزدہ ہیں، کسی نے انہیں بلیک میل کیا ہوگا۔"

"تو جاؤ جا کر بولو اپنے باپ سے مجھے اس شخص کا نام بتادیں۔"

"تمہاری مہربانی سے میرے بابا مفلوج ہو چکے ہیں، اب کیسے پوچھوں میں ان سے۔" میرال نے تنزیہ انداز کہا۔

"پہلی بات یہ ان کے اپنے گناہوں کی سزا ہے دوسری بات۔" وہ ٹیبل پر جھکا۔

"مجھے ثبوت لادو، میں جہان کو چھوڑ دوں گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"انتہائی ظالم اور سنگدل انسان ہو تم، تمہارے پاس دل نہیں ہے، ایک چلتا پھرتا انسان تمہاری وجہ سے مفلوج ہو گیا، اور تمہیں اب بھی انتقام کی پڑھی ہے۔" زرار کی آنکھیں سرخ ہوئیں، ماتھے کی رگیں تک تن گئیں،

"تم مجھے بے رحم کہتی ہو، اور اپنے باپ کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے ایک معصوم بچے سے اس کی ماں چھین لی، میں چاہوں تو تمہارے بھائی کو ابھی اسی وقت ختم کر دوں۔"

"خیر، مجھ پر یہ رونا دھونا اثر نہیں کرتا، اپنے دعوے کے مطابق مجھے ثبوت لا دو، میں جہان کو چھوڑ دوں گا۔"

میرال نے چند لمحے کچھ سوچا پھر بولی،

"ٹھیک ہے میں تمہیں ثبوت لا کر دوں گی، لیکن تمہیں ایک وعدہ کرنا ہو گا, تم میرے بھائی کو کچھ نہیں کہو گے۔"

"ڈیل، لیکن میں ساری زندگی تمہارا انتظار نہیں کروں گا، مجھے ایک مہینے کے اندر اندر ثبوت لا کر دو ورنہ اپنے بھائی کو بھول جانا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میرال ایک گہری سانس لی اور دروازے پر ہاتھ رکھا پھر ٹھہر گئی۔ زرار نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا،

"کیا تم مجھے میرے بھائی سے ملوا سکتے ہو، میں صرف ایک دفع انہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔"

زرار کے ابرو تحیر سے اکھٹے ہوئے، اس نے نا کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر اس کی سیاہ انکھوں میں نمی اور دکھ دیکھ کر رک گیا، وہ آنکھیں پڑھنے کا ماہر شخص چند لمحوں میں سمجھ گیا کہ اس کے اوپر صرف حالات کی وجہ سے سختی کا خول ہے، اندر سے وہ ایک نرم دل انسان کے علاوہ کچھ نہیں۔ چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے، پھر کچھ سوچ کر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے لیکن صرف پانچ منٹ کے لیے، اس سے زیادہ نہیں۔"

میرال کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

"ٹھیک ہے۔" زرار اسے لے کر باہر نکلا اور باہر آکر گاڑی کا دروازہ کھولا۔

"بیٹھو۔"

Clubb of Quality Content

میرال بیٹھنے کے لئے آگے بڑھی لیکن پھر ایک خیال کے تحت رک گئی، زرار نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"ہرگز نہیں، مجھے تم پر رتی برابر بھی بھروسہ نہیں ہے، میں تمہارے ساتھ گاڑی میں نہیں جاؤں گی، مجھے کسی ڈرائیور کے ساتھ بھیج دو۔"

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا، میں تمہیں اکیلے جانے دوں تاکہ تم اسے لے کر وہاں سے فرار ہو جاؤ۔"

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہوگا، میں صرف ان سے مل کر واپس آجاؤں گی۔"

"بات سن و میری، اگر اپنے بھائی سے ملنا ہے تو چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو۔"

میرال نے چند لمحے سوچا پھر ماتھے پر بل لئے بیک سیٹ پر بیٹھی۔

زرار گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور زن سے گاڑی آگے بڑھا دی۔

قریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ کاٹیج کے سامنے رکے۔ میرال تیزی سے نیچے اتری۔

Clubb of Quality Content

"تمہارے اندر انسانیت نام کی کوئی چیز ہے.۔""یہاں رکھا ہوا ہے تم نے میرے بھائی کو، یہ جگہ تو کسی جانور کے رہنے کے لائق بھی نہیں ہے۔"

"میں جانتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے، شکر کرو تمہارا بھائی سلامت ہے ورنہ۔۔۔"زرار نے سر جھٹکا۔

میرال نے ضبط سے اسے دیکھا۔ پھر اندر داخل ہوئی۔

جہان اسے اور زرار کو دیکھ کر چونک گیا۔

"میرال، بچے تم یہاں کیا کر رہی ہو، پلیز جاؤ یہاں سے یہ جگہ سیف نہیں ہے۔"

میرال اندر جہان کو بندھا دیکھ کر بے چینی اس کی جانب بڑھی۔ لیکن اس کے پیچھے آتے زرار نے اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کیا۔

"پیچھے رہ کر بات کرو۔"

میرال نے اپنا بازو چھڑایا، اور ایک جھٹکے سے پیچھے مڑی۔

"چٹاخ۔"ایک زوردار تھپڑ زرار کے چہرے پر پڑا۔

"آئندہ مجھے ہاتھ مت لگانا ورنہ خدا کی قسم تم ابھی مجھے جانتے نہیں ہو، زرار شاہ۔" جہان کے بے چین چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھری، وہ اپنی بہن کو اچھی طرح جانتا تھا۔

زرار چند لمحے سکتے میں رہ گیا، تھپڑ تو بہت دور کی بات اس سے آج تک کسی نے اونچی آواز میں بات کرنے کی جرات نہیں کی تھی، لوگ اس کے نام سے کانپتے تھے۔ وہ چند لمحے کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا، پھر سرخ آنکھوں کے ساتھ اسے گھورا۔

"تمہارے پانچ منٹ ختم ہوئے اب باہر نکلو یہاں سے، اس سے پہلے تمہیں بھی یہیں بند کر کے چلا جاؤں۔"

میرال نے ایک نظر جہان کو دیکھا جس نے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا اور پھر باہر نکل گئی، یہ تو طے تھا کہ اب وہ گھر اس کے ساتھ نہیں جائے گی۔

☆ ☆ ☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرال تیزی سے باہر نکلی، راستے میں سے ایک ٹیکسی میں بیٹھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ ایک گھر کے قریب رکی، وہ چھوٹا مگر خوبصورت سا گھر تھا، ٹیکسی سے اتر کر اس نے بیل پر ہاتھ رکھا۔

دروازہ کھلا اور ایک پیاری سی ٹین ایج لڑکی کا چہرہ نظر آیا۔ اسے دیکھتے ہی وہ چہکی،

"میرال آپی، کیسی ہیں آپ؟" میرال ہلکا پھلکا مسکرائی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں، ماروے تم کیسی ہو؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں، آئیں نہ اندر آئیں۔" وہ اسے اندر لے کر آگئی، گھر میں داخل ہو تو پہلے ایک چھوٹا سا لان تھا جس میں ہر طرح کے پھول کھلے ہوئے تھے، مزید اندر آؤ تو ایک خوبصورت سا لیونگ روم تھا جو نہایت سادہ لیکن خوبصورتی سے فرنیشڈ تھا، سیدھے ہاتھ کی طرف سادہ لیکن صاف ستھرا چمکتا ہوا کچن تھا، اور بائیں جانب دو کمرے تھے جو اس چھوٹی سی فیملی کے لیے بہت تھے۔

میرال اندر آکر کاؤچ پر بیٹھی اور بیگ سامنے ٹیبل پر رکھا،

ماروے بھاگ کر اندر سے ایک خاتون کو لیکر آئی ھو غالباً اس کی ماں تھی،

"میرال، بیٹا تم کب آئیں۔" وہ والہانہ انداز میں اس کی طرف آئیں۔

"مریم خانم۔" وہ جلدی سے کھڑی ہوئی، "بس ابھی آئی ہوں۔"

"بہت اچھا کیا، اتنے دنوں سے شکل نہیں دکھائی تم نے تو پہلے تو روز آتی تھیں۔"

"بس، کچھ مسئلے تھے تو ٹائم ہی نہیں ملا۔" تھکے تھکے انداز میں گردن جھکائی۔

"اچھا سب خیریت ہو گی انشاللہ، اگر بہتر سمجھو تو مجھے بتادو شاید میں تمہارے کام آجاؤں۔"

"بالکل، آپ جانتی ہیں میں آپ سے کچھ نہیں چھپاتی۔"

انہوں نے پیار سے اس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھا،

"تمہارا پیار ہے بس، پھر باہر لان میں چل کر سکون سے بات کرتے ہیں۔"

وہ اسے لے کر باہر لان میں آ گئیں۔

مریم خانم اس کے کالج میں لیکچرار تھیں، بعد میں وہ ریٹائر ہو گئیں تھیں لیکن میرال کو بہت اچھی لگتی تھیں، انتہائی نرم اور رحم دل، اسے جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا وہ انہی کے پاس جاتی تھی۔

ویسے تو وہ ترک تھیں(اسی لئے وہ انہیں مریم "حانم" کہتی تھی،اسے ان کا یہی نام پسند تھا) لیکن ان کی شادی پاکستان میں ہوئی تھی اس وجہ سے وہ مسلسل یہیں رہنے لگیں،ان کی ایک ہی بیٹی تھی ماروے جو تیرہ چودہ سال کی پیاری سی لڑکی تھی اور ان کے شوہر کی کافی عرصہ پہلے ڈیتھ ہو چکی تھی،اس لیے بس وہ دونوں اکیلی رہتی تھیں،اور میرال اکثر ان سے ملنے آتی رہتی تھی۔آج بھی میرال کو جب کوئی راستہ سمجھ نہیں آیا تو ان سے ملنے آ گئی۔

"ہاں بیٹا اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔"

"مریم حانم،میں بہت پریشان ہوں،مطلب یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا کوئی حل میری سمجھ میں نہیں آتا۔"

"میرے بچے،دنیا میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے جس کا حل نہ ہو،مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔"

اور میرال نے الف سے لے کر ی تک ایک ایک لفظ انہیں بتایا۔

"ہمم،سب سے پہلے تو مجھے بہت افسوس ہوا میری جان،میں جانتی ہوں تم بہت ٹینس ہو، لیکن میری ایک بات یاد رکھنا،اللہ ہر انسان پر اتنی ہی آزمائش ڈالتا ہے جتنی وہ برداشت کر سکے،اللہ جانتا ہے کہ تم یہ سب اوورکم کر لو گی۔"

"لیکن کیسے ،نہ بابا کچھ کر سکتے ہیں اب اور بھائی کو تو وہ لوگ اٹھا کر ہی لے گئے۔"

"میرال جو شخص مشکلات کا سامنا نہیں کرتا، وہ زندگی کے معنی نہیں سمجھ سکتا، مشکلات آتی ہی اسی لئے ہیں کہ بندہ ان سے سیکھے، نا کہ ہارمان کے بیٹھ جائے۔ ہر مسئلہ کے اندر ایک موقع ہوتا ہے، جیتنے کا موقع، کچھ سیکھنے کا موقع، مسائل انسان کو روکنے کے لیے نہیں ہوتے، بلکہ اسے مضبوط کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔"

"باکل آپ ٹھیک کہ رہی ہیں، لیکن میں اکیلی کیا کروں۔"

"میرال، تم بہت ذہین ہو، اپنے دل سے پوچھو، کبھی کبھی اپنے دل کی بھی سن لینی چاہیے کیوں کہ اگر کبھی آپ کا دل آپ کو گمراہ کرتا ہے تو کبھی کبھی یہی بہترین رہنما بھی بن جاتا ہے، خود کو مضبوط کرو، اللہ سے مدد مانگو اور اپنے لئے راستے ڈھونڈو، جہاں اٹکو یا جہاں تمہارے دل کو کچھ کھٹکے سمجھ جانا کہ وہ راستہ ٹھیک نہیں، باقی میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔"

"تھینک یو سو مچ مریم خانم، ہمیشہ کی طرح آپ سے بات کر کے مجھے بہت سکون ملا ہے، میں ضرور آپکی باتوں پر عمل کروں گی۔"

بالکل میرے بچے، اللہ تمہارا مددگار ہو گا۔"

میرال مسکرائی اور پھر انہیں خدا حافظ کہہ کر وہاں سے نکل گئی، ابھی اسے ثبوت تلاش کر کے زرار تک پہنچانے تھے، کیوں کہ یہی اس کے بھائی کی رہائی کا واحد راستہ تھا۔

☆☆☆

شاہ بنگلے کے اندر آؤ تو اب احمد شاہ اپنی ماں نوال بیگم کے سامنے بیٹھے تھے،

"اماں میں نے زرار سے بات کی ہے، لیکن وہ اب مر کر بھی مجھے معاف نہیں کرے گا۔" وہ اداسی سے کہہ رہے تھے۔

"احمد ہم دونوں جانتے ہیں جب وہ ایک فیصلہ کر لے تو کوئی اسے بدلوا نہیں سکتا، اس لئے اسے اس کے حال پر چھوڑ دو، اور اس سعید کا سوچو۔" وہ دونوں باتوں میں یہ بھول گئے کہ دروازہ بند نہیں ہے اور باہر کھڑا کوئی انہیں سن رہا ہے۔

"میں آج جہان سے ملنے گیا تھا، زرار نے بے شک اسے بہت برے حال میں رکھا ہوا ہے لیکن اسے جہان کو مار دینا چاہیے تھا، یہی سب کے لیے بہتر ہو گا۔"

"وہ مارے گا ضرور مارے گا اسے، اگر اس نے نہیں مارا تو میں خود ماروں گی، شاہ خاندان کا کوئی فرد اپنے کسی دشمن کو معاف نہیں کرتا۔" وہ تلخ لہجے میں کہہ رہی تھیں۔

"بالکل آپ زرار کو جانتی ہیں وہ بہت نرم دل ہے، ہمیں اس کی نرمی کو ختم کرنا ہوگا۔"

اور باہر کھڑا انسان خاموشی سے انہیں سنتا رہا اس کی آنکھیں بھورے رنگ کی تھیں جو بالکل زرار جیسی تھیں، وہ سانس روکے دبے قدموں ہلکا سا سائیڈ پر ہوا اور جہاں سے آیا تھا وہیں سے باہر نکل گیا۔ بالکل ایک بلی کی طرح جس کے قدموں کی آواز نہیں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆

اسلان دمیر کے آفس کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا۔ اسلان کے چہرے پر اس کو دیکھ کر مسکراہٹ ابھری۔

"ویلکم بیک، کیا حال ہیں کیسے آنا ہوا۔"

"ایک خبر لایا ہوں آپ کے لئے، امید ہے کارآمد ثابت ہو گی۔"اس کی بھوری آنکھوں میں چمک ابھری وہ پراسرار انداز میں مسکرایا۔

"بہت اچھے، بولو میں سن رہا ہوں۔"

"زرار شاہ کے اپنے گھر والے اس کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔"

"واٹ۔۔۔ تمہیں اندازہ ہے تم کیا کہ رہے ہو۔"

"اس کی دادی اور اس کا باپ دونوں انتقام کی آگ میں جل رہے ہیں، وہ زرار کے دل سے رحم ختم کرنے کے لیے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں، کیوں کے ظاہر ہے وہ زرار کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔"""تمہیں یقین ہے۔"

"جی ہاں بالکل پکا یقین ہے۔"

ہمم، اب وہ کرو جو میں تمہیں کہتا جاؤں۔"

ان کی باتوں کے بیچ میں گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز سنائی دے رہی تھی۔اور دن آہستہ آہستہ ڈھل رہا تھا۔

☆☆☆

رات کا اندھیرا ہر طرف پھیل چکا تھا، عزیز نے جہان کے کاٹیج سے چند قدم دور جیپ روکی، چہرہ مکمل طور پر نقاب سے ڈھکا ہوا تھا، وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا،

اس کاٹیج کے باہر دو گارڈز چوکنے انداز میں آگے پیچھے چکر کاٹ رہے تھے۔اچانک کسی نے ان میں سے ایک کے سر پر کوئی چیز ماری، وہ چکرا کر گر گیا، اس کا دوسرا ساتھی اس اچانک افتاد پر بوکھلا گیا اور اس سے پہلے وہ کچھ سمجھ پاتا اس کے سر پر بھی کوئی چیز لگی اور وہ زمین پر گر گیا۔

عزیز نے ہاتھ جھاڑے اور پاؤں سے انہیں سائیڈ پر کرتا اندر داخل ہوا۔

جہان کرسی پر بیٹھا اونگھ رہا تھا، کہ اچانک کسی کو اندر دیکھ کر چونک گیا۔

"کون ہو تم؟"

عزیز اندر داخل ہوا اور بغیر کچھ کہے جہان کے سر پر پستول کا دستہ مارا، جہان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، وہ کرسی پر جھول گیا۔

عزیز نے جلدی جلدی اس کے ہاتھوں کی رسیاں کھولیں اور اسے اٹھا کر باہر گاڑی میں ڈالا اور جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر وہاں سے نکل گیا۔ یہ دیکھے بغیر کہ وہ ایک اہم نشانی پیچھے چھوڑ چکا ہے جو اس کے لئے وبال بھی بن سکتی ہے۔

☆☆☆

میرال تھکی ہاری اپنے گھر میں داخل ہوئی، سعید صاحب کو اب گھر شفٹ کر دیا گیا تھا، اندر آکر وہ ان کے کمرے میں داخل ہوئی، اور کرسی کھینچ کر ان کے سامنے بیٹھی۔

"بابا کیسے ہیں آپ۔" وہ اسے نم آنکھوں سے دیکھے گئے۔

"آپ کو پتا ہے میں بھائی سے ملی آج لیکن صرف پانچ منٹ کے لیے۔" اس نے رک کر انکی آنکھوں میں دیکھا جن میں جہان کے نام پر فکر ابھری۔

"وہ ٹھیک ہیں بابا، آپ پریشان مت ہوں میں انہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔"

دو آنسو ٹوٹ کر سعید صاحب کے چہرے پر گرے۔ میرال نے جلدی سے انہیں صاف کیا۔

"بابا پلیز آپ روئیں نہیں، جو ہوا اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں، سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ کچھ دیر ان سے باتیں کرتی رہی پھر اپنے کمرے میں آ گئی، اور بیڈ پر لیٹ گئی، پھر کچھ یاد آنے پر تیزی سے اٹھی۔

"یا اللہ میں نے ابھی تک عشاء کی نماز نہیں پڑھی۔" جلدی سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

چند منٹوں بعد وہ باہر نکلی، اور دوپٹا اٹھا کر چہرے کے گرد لپیٹا جائے نماز بچھائی اور نیت باندھی۔

نماز پوری کر کے اس نے صلاۃ الحاجات کی نیت باندھی، سلام پھیرا پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے بہت دیر تک روتے روتے اللہ سے دعائیں مانگتی رہی، کہ وہ اللہ کے علاوہ اور کسی کے سامنے نہیں روتی نہیں تھی۔ پھر اٹھ کر ترجمہ والا قرآن اٹھایا اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اسے جب کچھ سمجھ نہ آتا تو وہ یہی کرتی تھی، اسے قرآن سے ہمیشہ رہنمائی ملتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے سورہ بقرہ کھولی اور وہیں سے پڑھنا شروع کیا جہاں پہلے روکا تھا۔ "اے ایمان والو، صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" میرال بھیگی آنکھوں کے ساتھ آگے پڑھتی گئی ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے،

"اور دیکھو ہم تمہیں آزمائیں گے ضرور، کبھی خوف سے، اور کبھی بھوک سے اور کبھی مال و جان سے اور پھلوں میں کمی کر کے اور جو لوگ (ایسے حالات میں) صبر سے کام لیں ان کو خوشخبری سنادو۔"

"یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ کہتے ہیں ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو اللہ ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"" "یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے خصوصی عنایتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں۔"

میرال کا چہرہ یہاں تک پہنچ کر بھیگ چکا تھا،

"یا اللہ آپ کس طرح ہمارے خیالات کو پڑھ کر ان کا جواب ہمارے سامنے لے آتے ہیں، اور ہمیں پتا بھی نہیں چلتا۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پڑھتی گئی اور قریباً آدھے گھنٹے

بعد قرآن بند کر کے سینے سے لگایا اور اٹھ کر جگہ پہ رکھا، دوپٹا کھولا اور سونے کے لئے لیٹ گئی۔

☆☆☆

رات ڈھل چکی تھی اور ہلکی ہلکی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی، ایسے میں شاہ حویلی کے اندر جھانکو تو پوری حویلی میں سناٹے کا راج تھا، جیسے کوئی رہتا ہی نہ ہو۔ اتنے مین فرنٹ ڈور کھولنے کی آواز آئی اور زرار اندر داخل ہوا، ٹریک سوٹ میں ملبوس، پسینے سے تر چہرہ، اور ہاتھ میں پانی کی بوتل، وہ غالباً جوگنگ کر کے آرہا تھا۔ کمرے میں آکر بوتل سائیڈ پر رکھی اور فریش ہونے کے لیے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ناشتے کی ٹیبل پر موجود، ناشتے میں مصروف تھا۔

"آج جلدی اٹھ گئے زرار۔" سامنے سے آتے احمد شاہ نے مسکرا کر پوچھا۔ وہ جواب میں مسکرا بھی نہ سکا، صرف سر ہلا کر ناشتہ ختم کیا اور چپ چاپ اٹھ گیا۔ ابھی وہ اٹھ رہا تھا کہ ںوال بیگم نے اسے روکا،

"اتنی جلدی میں کہاں جا رہے ہو زرار۔"

"کچھ کام نمٹانے ہیں دادی، وہیں جا رہا ہوں۔"

"اچھا، جہان کا کیا بنا، کب تک اسے ایسے رکھو گے، ایسے تو اس کے گھر والوں کی امیدیں بڑھیں گیں۔"

"دادی، آپ یہ کام مجھ پر چھوڑ دیں، میں دیکھ لوں گا سب آپ فکر نہ کریں۔"

"ٹھیک ہے جیسے تم بہتر سمجھو۔"

زرار سر ہلا کر باہر نکل گیا اور پورچ میں گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا۔ پھر ایک گہری سانس لے کر آسمان کو دیکھا۔

"مجھے ایک ہی وقت میں ان پر غصہ اور رحم دونوں آتے ہیں، ایک طرف میں انہیں برباد دیکھنا چاہتا ہوں اور دوسری طرف میرا دل اس پر آمادہ نہیں ہے۔"

بھاری دل کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا،اس کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے گاڑی آگے بھگادی۔

جہان کے کاٹیج کے سامنے گاڑی روک گئی، وہ باہر نکلا تو باہر کا منظر دیکھ کر سن رہ گیا۔دونوں گارڈز سامنے بے ہوش حالت میں گرے ہوئے تھے۔

"یہ یہ کیا ہوا ہے یہاں پر۔"غصے سے کپکپاتی آواز میں کریم سے بولا، جو خود بھی کچھ بولنے کے قابل نہیں تھا،اسے پتا تھا اب کیا ہو گا۔

"معلوم ں ہیں سر کل رات تک تو سب ٹھیک تھا۔"

زرار نے جواب دیے بں الات مار کر دروازہ کھولا،اندر جہان کا نام ونشان نہیں تھا۔

"کہاں گیا وہ ہاں بولو جواب دو کریم تمہاری زمعداری لگائی تھی نہ میں نے، میں نے کہا تھا کہ پرندہ بھی پر نہ مارے۔"زرار غصہ سے دھاڑا۔

"سر میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا، کل تک تو یہیں پر تھا اور اتنی سخت حفاظت میں تھا۔"

"تو اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا، ہاں۔"

"سر میں۔۔۔"زرار نے اس کا گریبان ایک جھٹکے سے پکڑا۔

"بات سنو میری کریم، مجھے ایک گھنٹے کے اندر اندر اسے ڈھونڈ کر لا کے دو، ورنہ میں تمہارے ٹکرے ٹکرے کر کے بھوکے کتوں کے آگے ڈال دوں گا، سمجھے تم۔"

"ٹھٹ ٹھیک ہے سر میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔" بمشکل اپنا گریبان چھڑوا کر کریم نے اس سے کہا۔ پھر جیسے کچھ یاد آنے پر چونک گیا۔

"سر وہ کل آپ اس کی بہن کو یہاں لے کر آئے تھے، اس نے یہاں کا راتہ دیکھا تھا کہیں وہ۔۔۔۔" اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

"اپنی بے وقوفی اس کے سر مت ڈالو کریم، وہ ایک کمزور لڑکی پورے پورے مردوں کو نہیں بے ہوش کر سکتی۔"

"جی اچھا۔" کریم نے کنفیوز چہرے کے ساتھ اثبات میں سر ہلا یا۔

"اب جاؤ گے ڈھونڈ کر لاؤ اسے۔"

کریم سر ہلا کر باہر نکل گیا، اس کے نکلتے ہی زرار نے کسی کو فون ملایا،

"فرید، سعید ذو لفقار کے گھر جاؤ ابھی اسی وقت اور اس کی بیٹی کو لے کر آؤ، جلدی۔" آگے سے فرید نے کچھ کہا تو اس نے ہوں کر کے فون بند کر دیا، اور "آج کا دن ہی خراب ہے" کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

☆☆☆

ذو لفقار ہاؤس میں ناعمہ سعید کو ناشتہ کروا رہیں تھیں، ملاہم کمرے میں ابھی تک سوگ منا رہی تھی، اور میرال تیار ہو کر ریسٹورنٹ کے لیے نکل رہی تھی کیوں کہ اب یہ کام بھی اسے ہی دیکھنے تھے، پھر وہاں سے اس کا یونیورسٹی جانے کا ارادہ تھا، اپنے خواب پر سمجھوتا اسے بالکل گوارا نہیں تھا۔

اسی لمحے دروازہ بجا تو اس نے چونک کر دیکھا، اور دروازہ کھولا۔

"جی۔"

"میرال سعید آپ ہیں؟" فرید نے اس سے پوچھا۔

"جی میں ہوں، کیوں کیا ہوا۔"

"میرال بیٹے کون آیا ہے۔" ناعمہ کمرے سے نکل کر دروازے تک آئیں۔

"پتا نہیں، میرال پوچھ رہے ہیں۔"

"میرال صاحبہ اپ کو زرار صاحب نے طلب کیا ہے، اپ کو میرے ساتھ چلنا ہو گا۔"

اس کی بات ختم ہونے تک ناعمہ بیگم سکتے میں رہ گئیں اور میرال کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

"لک کیوں کیا ہوا۔"

"معلوم نہیں، لیکن ان کا حکم ہے آپ کو لیکر آؤں۔"

میرال لمحے کے ہزارویں حصے میں خود کو کمپوز کر چکی تھی، پھر ناعمہ کی طرف مڑ کر بولی،

"امی میں جا رہی ہوں، اپ فکر نہ کریں کچھ نہیں ہو گا۔"

"نہیں میرال تم نہیں جا سکتیں، پتا نہیں ان لوگوں کا کیا مقصد ہے۔"

"امی، اگر میں نہ گئی تو یہ زبردستی کرے گا اور بابا پریشان ہو جائیں گے، اپ پریشان مت ہوں میں آ جاؤں گی۔"

اور ان کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ باہر نکل گئی۔"

اس کے بیٹھتے ہی فرید نے گاڑی آگے بھاگا دی۔

☆☆☆

فرید نے گاڑی حویلی کے سامنے روک دی اور اسے لے کر اندر آ گیا۔

"زرار صاحب سٹڈی میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

میرال سر ہلا کر آگے بڑھ گئی۔ سٹڈی کا دروازہ کھولا تو سامنے اس کی پشت کیئے کھڑا تھا۔

"کیوں بلایا ہے مجھے؟"

"ایک ہی دفع پوچھوں گا اور ایک ہی دفع میں جواب چاہیے، جہان کہاں ہے؟" سرد لہجے میں پوچھا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا، بھائی تو تمہارے پاس ہیں نہ۔"

"وہ میرے پاس تھا، اب وہ فرار ہو چکا ہے۔"

"واٹ، نہیں جانتی وہ کہاں ہیں، لیکن اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تو میں تمہاری جان کے لوں گی۔"

"میرے ساتھ ڈرامے مت کرو لڑکی، جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔"

"میں تمہیں بتا چکی ہوں میں نہیں جانتی وہ کہاں ہیں۔"

"ٹھیک ہے لیکن اگر مجھے پتا چلا کہ تمہارا یا تمہارے خاندان کا اس میں کوئی ہاتھ ہے تو میں بہت برا پیش آؤں گا۔"

اور میرال اس کی بات سن کر جواب دیے بنا باہر نکل گئی۔

حویلی سے باہر آ کر کچھ دیر سوچا پھر ایک ٹیکسی کو روک کر اسے جہان کے کاٹیج کا ایڈریس بتایا، کیوں اب وہ خود اپنے بھائی کو ڈھونڈے گی۔

☆☆☆

جہان کی انکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک بند کوٹھری نما کمرہ میں پایا، وہ پوری ہمت مجتمع کر کے اٹھا تو سر کا پچھلا حصہ شدید درد کر رہا تھا، اس نے کراہ کر سر پر ہاتھ رکھا، اسی لمحے دروازہ کھلا اور اسلان سیاہ نقاب لگائے اندر داخل ہوا۔

"کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں رکھا ہے۔"

"بہت جلد پتا چل جائے گا، اب چپ چاپ جو کہوں اس پر عمل کرو۔"

"میں تمہارے باپ کا ملازم ہوں جو تمہارا حکم مانوں۔"

اسلان کے ماتھے پو بل پڑے،

"ٹھیک ہے جیسا تم چاہو۔" یہ کہ کر فون کان سے لگایا۔

"سعید ذولفقار کے گھر جاؤ اور۔۔۔۔۔۔۔" اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی جہان چیخا

'نہیں نہیں رک جاؤ، میں وہی کروں گا جو تم چاہو گے، پلیز میرے خاندان کو کچھ مت کرں نا۔"

اسلان نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور اس پر جھکا،

"گڈ۔" یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔

آفس میں آیا تو وہی شخص کسی کے ہمراہ اس کا انتظار کر رہا تھا،

"میں نے آپ کا کام کر دیا، اسلان صاحب۔" اپنے ازلی ہکلاتے لہجے میں بولا۔ اسلان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

"ٹھیک ہے۔" چونکہ اسلان نے اسے جانے کا نہیں کہا تو وہ وہیں کھڑا رہا،

"احمد شاہ صاحب، کیا حال ہیں آپ کے۔"

"کام کی بات کرو اسلان، تم اچھی طرح جانتے ہو اگر زرار کو میری یہاں موجودگی کا پتا چلا تو وہ ہم دونوں کی جان لے لے گا۔"

"چچ چچ چچ، اتنا ڈرتے ہیں آپ اپنے بیٹے سے۔"

"تم مجھے بتا رہے ہو یا میں خوامخواہ تمہیں برداشت کر رہا ہوں۔"

"ہوں تو احمد صاحب، بات یہ ہے کہ آپ کا دشمن اب میرے ہاتھوں میں ہے۔"

احمد شاہ کرسی پر جھٹکے سے سیدھے ہوئے۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ جہان تمہارے پاس ہے۔"

"اچھا اندازہ ہے آپ کا، میں اب اس فیملی سے بدلہ لوں گا، کیوں کہ زرار ٹھہرا صدا کا رحمدل، تو وہ انہیں جلد یا بدیر معاف کر دے گا، اور اس کام میں آپ میری مدد کریں گے۔"

"اور تمہارے خیال میں میں تمہاری مدد کیوں کروں گا۔"

"کیوں کہ آپ کے اندر بھی میری طرح انتقام کی آگ جل رہی ہے، آخر ہوں تو آپ کا ہی خون نہ۔"

"میں انتقام لینے کے لیے اپنے بیٹے کو دھوکا دوں۔" انہوں نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"اوہ کم آن ہم دونوں جانتے ہیں آپ کی آپ کے چہیتے بیٹے سے کتنی بنتی ہے۔"

"اور اس میں تمہارا کیا فائدہ ہوگا، اب یہ مت کہنا کہ کوئی فائدہ نہیں ہے کیوں کہ اگر آسمان سے فرشتے بھی اتر کر گواہی دیں نہ تو میں یہ نہیں مانوں گا کہ اسلان دمیر کسی دوسرے کے لئے کچھ کرے گا۔"

اسلان زور سے ہنسا۔

"نہیں نہیں، میں جیسا بھی ہوں اچھا یہ برا میں ہر کام ڈنکے کی چوٹ پر کرتا ہوں، چھپ کر وار کرنا میری طبیعت کے خلاف ہے، اس لئے اس سب میں میرے دو فائدے ہیں، پہلا، صبیحہ احمد میری سگی چچی تھیں اس لئے میں اپنے خاندان کا انتقام خود لینا چاہتا ہوں، دوسرا یہ کہ۔۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ رکھ کر میز پر جھکا۔

"میں زرار سے اپنی ذلت کا بدلہ لوں گا۔"

احمد شاہ چند لمحے سانس روکے اسے دیکھتے رہے پھر زور سے ہنسے۔

"پہلی دفع ایسا انسان دیکھا ہے جو ایک باپ سے کہہ رہا ہے کہ وہ اس کے بیٹے سے انتقام لے گا اور اوپر سے اس کی اس کام میں مدد بھی مانگ رہا ہے، آفرین اسلان دمیر آفرین۔" وہ ہنستے چلے گئے۔

اسلان نے بے زاری سے ان کی طرف دیکھا۔

"آپ میرا وقت برباد کر رہے ہیں، میرے سوال کا جواب دیں۔"

"ٹھیک ہے، مجھے قبول ہے، کیا کرنا ہو گا مجھے۔"

اسلان نے ایک گہری سانس لیا۔

"صبیحہ احمد کو کس نے قتل کیا تھا۔"

"یہ کس قسم کا سوال ہے، ظاہر ہے سعید نے۔"

"ہم دونوں جانتے ہیں کہ یہ پورا سچ نہیں ہے، قتل بے شک اسی نے کیا ہے کسی نے اسے مجبور کیا تھا یا کوئی اور وجہ بھی ہو سکتی ہے۔"

"تو یہ سب تم مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔"

اسلان پراسرار سا مسکرایا،

"کیوں کہ کچھ ہے جو صرف آپ جانتے ہیں۔"

احمد شاہ کا چہرہ سرخ ہوا،

"میں کچھ نہیں جانتا، اگر جانتا ہوتا تو ایسے بیٹھا ہوتا؟"

"جھوٹ بولنے والے کی پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ جھوٹ بولنے کے بعد اگلا لفظ اپنی صفائی میں بولے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اپنی فلاسفی اپنے پاس رکھو، میرا یقین کرنا ہے تو کرو ورنہ میں جارہا ہوں۔"

اسلان ہلکا سا مسکرایا،

"آپ کو کیا لگتا ہے میں اتنا بے وقوف ہوں کہ آپ کی منت کروں گا، آپ کو بتانا پڑے گا احمد شاہ صاحب۔"

احمد شاہ کے ماتھے پر بل پڑے،

"اور میں تمہیں کیوں بتاؤں گا؟"

"کیوں کہ آپ نہیں چاہیں گے کہ میں یہاں ہونے والی گفتگو زرار کو بھیج دوں، میرے خیال سے وہ ویسے ہی آپ کو ناپسند کرتا ہے اور اس کے بعد وہ آپ کے ساتھ کیا کرے گا یہ سوچ کر ہی مجھے آپ پر ترس آرہا ہے۔" اسلان نے اپنا موبائل اٹھا کر انہیں دیکھایا۔

احمد شاہ کا چہرہ اس سب میں پہلی دفع سفید پڑا،

"میں واقعی کچھ نہیں جانتا۔"

اسلان نے کچھ کہے بغیر موبائل کی سکرین سامنے کی اور زرار کا کانٹیکٹ کھولا۔

"نہیں نہیں رک جاؤ، میں تمہیں بتاتا ہوں سب بتاتا ہوں."

اسلان کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

"ڈیٹس دا تھنگ آئی وانٹڈ،(that's the thing i wanted)،اب مجھے سب بتائیں سب کچھ۔"

اور یہاں سے شروع ہوا غداری اور دھوکے بازی کا نا ختم ہونے والا سلسلہ، کیوں کہ یہ تو طے تھا کہ اسلان دمیر اس دنیا کا سب سے بڑا بلیک میلر ہے اس لئے وہ اپنے سرکل میں "Aslaan the extortionist" کے نام سے مشہور تھا۔

☆☆☆

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب چہارم

ڈھونڈ اُجڑے ہوئے لوگوں میں وفا کے موتی یہ خزانے تجھے ممکن ہے خرابوں میں ملیں

"صبیحہ کو مارنے کا حکم میں نے دیا تھا۔" احمد شاہ نے بات شروع کی۔

"سیریئسلی، آئی کانٹ بیلیواٹ، آپ اس حد تک گر سکتے ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔"

"تم مجھے جج کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔"

"سہی بات ہے خیر، آپ سنائیں کیوں مارا تھا آپ نے چچی جان کو۔"

"ساری جائیداد اسی کی تھی، اس لئے میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا۔"

"لیکن اب بھی اس کا مالک زرار ہے اپ نہیں۔"

"جانتا ہوں، اسی لئے واپس آیا ہوں۔"

"آپ نے سعید کو کیسے راضی کیا؟"

"مینوپلیٹ کرنا میرے بائیں ہاتھ کا کام ہے، آخر میں ہوں تو تمہارا ہی چچانہ۔"

"اور اگر میں یہ سب زرار کو بتادوں۔"

"تمہیں میرے چہرے پر گدھا لکھا نظر آرہا ہے جو میں بغیر سوچے تمہیں سب بتادوں گا۔"

"پھر کیوں بتایا مجھے، کیوں کہ بلیک میلنگ میں آنے والے انسان تو ہیں نہیں آپ۔"

"پہلی بات، اگر تم زرار کو بتا بھی دو تو وہ یقین نہیں کرے گا کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ تم سے نفرت کرتا ہے، دوسرا تم اسے نہیں بتاؤ گے کیوں کہ تم نہیں چاہو گے کہ میں اسے یہ بتادوں کہ جہان تمہارے ساتھ ہے۔"

اسلان نے زوردار قہقہہ لگایا۔

"ثابت ہو گیا ہم دونوں بالکل ایک جیسے ہیں۔"

احمد صاحب نے ایک نظر اس پر ڈالی اور باہر نکل گئے۔

☆☆☆

میرال نے ٹیکسی اس کاٹیج کے سامنے رکوائی اور باہر اتری۔دروازہ لاک نہیں تھا،

"شاید کوئی بند کرنا بھول گیا، خیر اچھا ہوا۔"خود سے بڑبڑا کر وہ اندر کی طرف بڑھی،اندر صرف ایک کرسی تھی اور آس کے رسیاں بکھری ہوئی تھیں اس نے اٹھا کر انہیں دیکھا، صاف لگ رہا تھا کسی نے انہیں بہت آرام سے کھولا ہے،کیوں کہ توڑنے یا کاٹنے کے نشان کہیں نہیں تھے۔انہیں واپس پھینک کر اس نے آس پاس نظر دوڑائی لیکن کوئی قابل ذکر چیز نظر نہ آئی۔وہ سر جھٹک کر باہر نکل گئی، باہر آکر ایک گہری سانس لی اور آگے بڑھنے لگی، لیکن پھر ایک چیز نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا،اس نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا،وہ کوئی چمکتی ہوئی کی چین تھی جو مکمل طور پر کالی تھی اور اس کے اوپر بھیڑیے جیسی شکل بنی ہوئی تھی، میرال نے اسے پلٹا تع پیچھے بڑا بڑا سنہری رنگ جو شاید گولڈ تھا اس سے "AD" لکھا ہوا تھا،

اور اس کی آس پاس چھوٹے چھوٹے ہیرے جڑے ہوئے تھے۔اس سے پہلے ایسی کی چین کبھی نہیں دیکھی تھی،

"یہ کس کی ہوسکتی ہے۔" اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"یہ بہت قیمتی ہے، شاید زرار شاہ کی ہے، خیر اب مجھے اسے واپس بھی کرنا پڑے گا ورنہ کوئی اسے چرا سکتا ہے۔" اسے پرس میں رکھ کر وہ باہر نکل گئی۔اس نے ایک کمپنی "دمیر ہولڈنگز" میں اپلائی کرر کھا تھا، اور آج اس کا انٹرویو تھا، اگر وہ اس میں کامیاب ہو جاتی تو وہ ریسٹورنٹ بند کر کے وہ جاب اور پڑھائی دونوں کنٹنیو کر سکتی تھی۔

وہاں سے نکل کر وہ سیدھی زرار کے پاس گئی، اسے یہ کی چین واپس کرنی تھی، کریم کے ذریعے اندر پیغام بھیجوایا، اور اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئی۔

"اب کیا مسئلہ ہے۔" زرار نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"میں یہ واپس کرنے آئی ہوں۔" اس نے کی چین نکال کر زرار کے سامنے رکھی، زرار نے اچھنبے سے اسے اٹھایا اور پھر بری طرح چونک گیا،

"یہ تمہیں کہاں سے ملی۔"

"میں کاٹیج گئی تھی کہ شاید کوئی سراغ مل جائے، لیکن مجھے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ملا، یہ تمھاری ہی ہے نہ۔"

"نہیں، لیکن جس کی ہے اسے میں اچھی طرح جانتا ہوں۔"

میرال نے کندھے اچکائے اور باہر نکل گئی، پیچھے زرار نے تیزی سے کریم کو اندر آنے کا کہا،

"جی سر۔"

"اسلان کو چیک کرو کریم، جہان اسی کے پاس ہے۔"

"واٹ، سر لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"میں جانتا تھا وہ اپنی بے عزتی کا انتقام لے گا، اسی لئے اسنے جہان کو اغوا کیا ہے۔"

کریم سر ہلا کر باہر نکل گیا۔

☆☆☆

ایک گھنٹے بعد زرار شاہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا جب کریم اندر داخل ہوا۔

"ہاں کریم کیا رپورٹ ہے کچھ پتا چلا۔"

"نہیں زرار صاحب، ساری سی سی ٹی وی فوٹیجبس ڈیلیٹ کر دی گئی ہیں، اور کوئی ثبوت نہیں ہے کہ جہان سعید اسلان دمیر کے پاس ہے۔"

"کیا مطلب ہے کوئی ثبوت نہیں ملا، میں نے کہا تھا اسے ڈھونڈ کر لاؤ چاہے دنیا کے آخری کونے میں ہی کیوں نہ جانا پڑے۔" وہ دبا دبا سا دھاڑا۔

"ٹھٹ ٹھیک ہے زرار صاحب میں کچھ کرتا ہوں۔"

"اب جاؤ اور دوبارہ خالی ہاتھ مت آنا۔"

کریم سر ہلا کر باہر نکل گیا۔

☆☆☆

اسلان اپنے آفس میں داخل ہوا اور دراز سے کچھ نکالنے کے لیے اسے کھولا، ادھر ادھر ہاتھ مار کر دیکھا پھر دوسری دراز کھولی اس میں سے بھی کچھ نہیں ملا،

"عزیز، عزیز۔" بلند آواز میں اسے پکارا۔ ایک لمحے بعد اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"میری دو کی چین تھیں، کہاں رکھ دیں تم نے۔"

"وہ اسلان صاحب اس کی چین نکل رہی تھی تو میں اسے سہی کرانے لے گیا تھا۔" اس نے کہ کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر صرف ایک کی چین دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

"دوسری کہاں ہے۔" اسلان نے اسے گھورا۔

"وہ اسلان صاحب، وہ۔۔۔۔۔" اس سے کچھ بولا نہ گیا۔

"کیا وہ ہاں، کہاں گیا اس کا پیئیر۔"

"مم میں نہیں جانتا، رات تک میرے پاس ہی تھی اب پتا نہیں کہاں چلی گئی۔" کہ کر اس نے جلدی جلدی ساری جیبیں دیکھیں، لیکن کچھ ہوتا تو ملتا۔ وہ جانتا تھا اب اسلان اسے نہیں چھوڑے گا، وہ کی چین اسلان نے کسٹومائیز اپنے لئے بنوائی تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"عزیز مجھے ابھی اسی وقت مجھے وہ ڈھونڈ کر لا کر دو ورنہ دوبارہ اپنی شکل مت دکھانا مجھے۔" وہ غصہ سے دھاڑا۔

"جج جی، میں لے آؤں گا۔" یہ کہ وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔

اسلان اس کے دوسرے حصے کو تھامے کھڑا تھا جب اس کا مینیجر اندر داخل ہوا۔

"سر جاب انٹریو کہ کئے لوگ آنا شروع ہو گئے ہیں۔" اس نے آکر اطلاع دی۔

"ہمم بھیجو اندر۔"

چند ایک لوگوں کے بعد تیسرا نمبر میرال کا تھا اور وہ ہلکا سا ناک کر کے اندر داخل ہوئی، پلین بلیک کلر کا سلک کا سوٹ اور اس پر بلیک ہی دوپٹا سر پر اوڑھے وہ بال پیچھے ہلکی سی پونی میں بند تھے جو دوپٹا ہونے کی وجہ اسے نظر نہیں آرہے تھی۔

اسلان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور ہلکا سا چونک گیا، لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"السلام علیکم۔" اس نے اندر آکر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام، پلیز ہیو آ سیٹ۔" اپنی ازلی مسکراہٹ سے بولا۔

میرال کرسی پر بیٹھی پھر اس کی نظر میز پر پڑی کی چین پر پڑی، اس نے بری طرح چونک کر اسے دیکھا۔

"خیریت میرال صاحبہ۔" اسلان نے پوچھا۔

"جی جی، ایکسائیٹ منٹ یو نو۔" وہ جلدی سے خود کو کمپوز کر کہ کرسی پر بیٹھی۔

انٹرویو شروع ہوا، اسلان نے اس سے چند بنیادی سوال پوچھے جن کا اس نے بہت اطمینان سے جواب دیا، لیکن ذہن ابھی بھی اسی کی چین پر اٹکا اٹکا ہوا تھا، انٹرویو ختم ہونے کے بعد وہ اٹھی، اسلان اسے ہائیر کر چکا تھا، اٹھتے اٹھتے اس نے سرسری سا پوچھا،

"یہ کی چین آپ کی ہے۔"

اسلان نے ایک نظر کی چین کو دیکھا اور بولا،

"جی میری ہے، اس جیسا ایک اور پیس تھا، لیکن وہ میرے اسسٹینٹ نے کہیں کھو دیا۔"

میرال کے دل کا شک یقین میں بدلنے لگا وہ سر ہلا کر باہر نکل گئی۔

اگر وہ کی چین اسلان کی تھی اور زرار بھی جانتا تھا کہ یہ کس کی ہے،

"اس کا مطلب یہ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔" وہ خود سے بڑبڑائی،

"یااللہ یہ کیسی کریزی دنیا ہے۔" افسوس میں سر ہلا کر آگے بڑھ دی۔

☆☆☆

زرار اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور کریم اندر داخل ہوا،

"زرار صاحب، یہ لیٹر آپ کے لئے آیا ہے۔"

زرار نے سر اٹھا کر اسے دیکھا،

"ہوں رکھ دو۔" کریم لیٹر ٹیبل پر رکھ کر باہر نکل گیا۔

زرار نے اچھنبے سے اسے اٹھایا، بھیجنے والے کا نا تو نام اور نا ہی کوئی پتا درج تھا، اس نے دو انگلیوں سے پکڑ کر کاغذ باہر نکالا اس کے وسط میں دو لائینیں لکھی ہوئی تھیں، اور پڑھنا شروع کیا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارا قیدی اسلان دمیر کے پاس ہے، اس نے اسے جس جگہ رکھا ہے اس کا پتہ نیچے درج ہے، تم وہاں جا سکتے ہو، فقط، تمہارا خیر خواہ۔"

"یہ کیا پاگل پن ہے، کس نے بھیجا ہے یہ۔" زرار نے نیچے نظر دوڑائی تو حیران رہ گیا، وہ پتا اسلام آباد سے کہیں دور کسی جنگل کا تھا۔

"تو اسلان دمیر یہ تم ہو، اب مجھے کنفرم ہو گیا ہے دیکھو میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں۔"

وہ غصہ سے بپھرتا ہوا اٹھا اور باہر نکل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆

میرال اپنے گھر میں داخل ہوئی اور کمرے میں چلی گئی، وہ ابھی کسی کو جہان کی گمشدگی کا بتا کر مزید پریشان نہیں کر سکتی تھی، وہ سر پکڑ کر صوفے پر بیٹھی تھی،

"یا اللہ میں کیا کروں مالک، کچھ سمجھ نہیں آ رہا، اگر میں نے اس کمپنی میں جاب نہیں کی تو گھر کیسے چلے گا، اور ریسٹورنٹ اور پڑھائی ساتھ چلانا میرے بس کی بات نہیں ہے۔"

گو کہ ملاہم نے بھی خود کو سنبھال کر ایک سکول میں جاب شروع کر دی تھی لیکن اس کی تنخواہ میں گزارا نا ممکن تھا، اس لئے اس نے اسی کمپنی میں جاب کرنے کا فیصلہ کیا،

"میں یہیں جاب کروں گی، یہاں کی پے بھی اچھی ہے اور شاید مجھے بھائی کے بارے میں بھی کچھ پتا چل جائے۔" اس نے خود کو تسلی دی اور واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرار آفس سے نکل کر سیدھا گھر گیا اور سٹڈی میں داخل ہوا۔ اسی لمحے کریم بھی اس کے پیچھے داخل ہوا۔

"کیا ہوا کریم وہ جگہ دیکھ آئے۔"

"جی سر جہان وہیں ہے، لیکن اس کے علاوہ اور بھی کچھ ملا ہے ہمیں جو بہت حیران کن ہے۔"

"کیا۔" زرار نے سوالیہ ابرو اٹھائی۔ کریم نے ایک نظر بند دروازے کو دیکھا اور بولا

"سر آپ یقین نہیں کریں گے، اسلان دمیر ٹریڈنگ کے نام پر اسلحہ سمگل کرتا ہے۔"

زرار بے اختیار سیدھا ہوا۔

"تم جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو۔"

"جی سر، بہت ٹھوس ثبوت ملے ہیں، صاف ظاہر ہے کوئی اسلان سے غداری کر رہا ہے، اب وہ کون ہے یہ پتا لگانا اس کا کام ہے۔"

"بہت اچھے کریم، جلد از جلد پتا لگاؤ اس کا ویئر ہاؤس کہاں ہے، ایک ایک ڈیٹیل لا کر دو۔"

"سر وہ سب میں نکلوا چکا ہوں، مارگلہ ہلز کے پاس ایک ویئر ہاؤس اسلان کے استعمال میں ہے، قوی امکان ہے کہ اسلحہ وہیں پر ہے۔"

"ویل ڈن کریم، بہت اچھا کام کیا ہے، اپنے آدمی تیار کرو ہم آج رات جہان کو چھاڑانے کے ساتھ اس کے ویئر ہاؤس پر ریڈ کریں گے۔"

"جی سر۔" کریم جھٹ سر ہلا کر باہر نکل گیا۔

"اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ زرار شاہ سے جنگ کا کیا مطلب ہوتا ہے۔"

Clubb of Quality Content

☆☆☆

رات کا اس وقت دوسرا پہر تھا جب اسلام آباد کے جنگلات کے بیچوں بیچ ایک کالے رنگ کی بی ایم ڈبلیو آکر رکی، فرنٹ ڈور کھلے اور زرار اور کریم باہر نکلے، اور پچھلے دروازوں سے پانچ ہٹے کٹے آدمی باہر نکلے،

"تم لوگ یہیں رکو گے، ہماری جانب سے اشارے کا انتظار کرنا۔"

کریم نے ہدایات دیں اور پھر دونوں دبے پاؤں آگے بڑھے، وہ ایک گھر تھا جس کے باہر چار آدمی ٹہل رہے تھے، انہیں غالباً پہرے کے لئے بٹھایا تھا، وہ دونوں خاموشی سے آگے بڑھے اور پھر ایک ساتھ چار فائر کیے، دو کے بازو، اور دو کی ٹانگ پر گولی لگی اور وہ کراہ کر نیچے جھک گئے، کریم آگے بڑھا اور ان کی طرف گن تانے کھڑا ہو گیا۔

"خبردار اگر ہوئی ہلا، اپنی جگہ پر بیٹھے رہو ورنہ گولیوں سے بھون دوں گا۔" وہ چاروں ہاتھ اٹھائے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئے۔

زرار گن تانے اندر بڑھا اور لات مار کر دروازہ کھولا، پورے گھر کی تلاشی لینے کے بعد اسے ایک کمرے سے جہان مل گیا، جو اسے دیکھ کر چونک گیا۔

"یہ کیا کھیل لگایا ہوا ہے تم لوگوں نے، کبھی کوئی آ جاتا ہے کبھی کوئی۔"

"چپ کرو، اور میرے ساتھ چلو۔" زرار اسے لے کر باہر آ گیا،

"بس بہت ہو گیا، میں نہیں جاؤں گا تمہارے ساتھ، کھیل سمجھا ہوا ہے تم نے، مارنا ہی ہے تو ایک ہی دفع مار دو۔"

زرار نے چند لمحے اسے دیکھا پھر آگے آیا،

"اگر میں نے تمہیں چھوڑ دیا تو اسلان غصے میں تمہاری بہن کو اٹھوا لے گا، وہ اسی کے آفس میں کام کرتی ہے شاید۔"

"واٹ، تمہیں کیسے پتا۔"

"مجھے سب پتا ہوتا ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ تم میرے ساتھ چلو اور جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جہان نے چند لمحے اسے دیکھا،اور آگے بڑھ گیا۔زرار ہلکا سا مسکرایا اور آگے آکر کریم سے کہا،

"اپنے دو آدمی اس کے ساتھ بھیجو اور اسے اپنی جگہ سے پہنچادو،ہم ویئر ہاؤس جائیں گے"

کریم نے سر ہلا کر دو آدمیوں کو ہدایات کیں اور وہ جہان کو لے کر چلے گئے۔

اب باری تھی اسلان دمیر کی بربادی کی،

وہ دونوں اور دو باڈی گارڈ گاڑی میں بیٹھ کر مارگلہ ہلز کی طرف بڑھ گئے۔آدھے گھنٹے بعد وہ اس ویئر ہاؤس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے تھے چہروں پر نقاب اور ہاتھ میں 57AR گل رز تھیں،وہ چاروں آگے بڑھے سامنے ٹیبل بچھی تھی اور چار آدمی شطرنج کھیلنے میں مگن تھے،زرار نے کریم کو اشارہ کیا اور خود چھت کی طرف بڑھ گیا،کریم اور اس کے آدمیوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا،

زرار چھت پر پہنچا اور روشندان سے اندر جھانکا،اندر صرف تین آفیسر بیٹھے تھے،اس نے ایک نظر نیچے دیکھا جہاں شطرنج کھیلی جارہی تھی اور عین ٹیبل کے درمیان میں کود گیا،ٹیبل دو حصوں میں بٹ گئی اور وہ چاروں بوکھلا کر کھڑے ہوئے،اسی لمحے کونوں میں سے کریم اور

اس کے آدمیوں نے نکل کر انہیں چند منٹوں میں قابو کر لیا اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا دیا، زرار انہیں وہیں چھوڑ کر اندر بڑھا اور ایک ٹھوکر سے دروازہ کھولا، اندر موجود آفیسر یکدم کھڑے ہوئے، زرار نے دس منٹ میں انہیں گرایا اور سی ٹی وی سسٹم کی طرف بڑھا اور اس پر گولیاں چلا دیں، افیسر نیچے پڑے کراہ رہے تھے، اتنے میں کریم اندر داخل ہوا،

"سر انہیں بے حوش کر کے باندھ دیا ہے۔"

"ہمم ٹھیک ہے۔" پھر وہ آگے بڑھا اور ایک آفیسر کو گریبان سے پکڑا،

"اسلحہ کہاں ہے۔"

"میں نہیں جانتا، مجھے۔۔۔" اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے زرار نے اس کی ناک پر مکہ رسید کیا، ابھی وہ دوسرا لگاتا جب وہ آفیسر بولا،

"رکو رکو، میں بتاتا ہوں۔"

وہ آفیسر انہیں لے کر اندر کی جانب بڑھا اور ایک سٹور تیج روم کا دروازہ کھولا، زرار نے اس کے گریبان کو جھٹکا۔

"کہاں ہے اسلحہ۔" اس نے ایک طرف اشارہ کیا۔

"اس اس ٹرک کے پیچھے۔" زرار نے گردن گھما کر دیکھا اور بولا،

"ہٹاؤ اسے یہاں سے۔" وہ آگے بڑھا ٹرک سٹارٹ کیا، اور وہاں سے ہٹایا، پیچھے ایک لوہے کا دروازہ تھا، زرار نے آگے بڑھ کر اسے کھولا، اندر دیکھ کر کریم کا منہ کھل گیا، ہزاروں کی تعداد میں ڈبے اور پیکٹ جو اسلحہ سے بھرے ہوئے تھے۔

وہ دونوں آفیسر کے ساتھ اندر داخل ہوئے، اور تین چار ڈبے کھول کر دیکھے،

"سر اب اس کا کیا کریں گے۔" کریم نے پوچھا۔

"ان ساروں کو یہیں باندھ دو اور باقی میں خود دیکھ لوں گا۔

کریم نے سر ہلایا اور آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس صبح کا سورج اپنے ساتھ اسلان دمیر کی بربادی لے کر طلوع ہوا تھا، اسلان اسے وقت آفس میں تھا جب کریم بوکھلایا ہوا اندر داخل ہوا۔

"سر وہ۔۔۔"

"کیا وہ عزیز، کیا زرار کی موت کی خبر لے کر آگئے۔" اسلان نے اس کی حالت دیکھ کر قہقہہ لگایا۔

"سر ویئر ہاؤس پر کل رات کسی نے ریڈ کیا تھا، سارا اسلحہ غائب ہے، اور جہان بھی اس گھر میں نہیں ہے۔"

"واٹ دا ہیل، کیا بکواس کئے جا رہے ہو کچھ اندازہ ہے۔" اسلان کا چہرہ سفید پڑا۔

"سر سارے آدمی بے حوش ملے ہیں، ان کا کہنا ہے حملہ آوروں کے چہرے ڈھکے ہوئے تھے۔"

"کیا مطلب ہے، تمہیں ابھی تک سمجھ نہیں آیا کہ اس کے پیچھے کون ہے۔"

"نہیں سر آف کورس زرار شاہ کا کام ہے یہ۔"

"احمد نے مجھے دھوکہ دیا ہے، اب وہ اس کی قیمت چکائے گا، عزیز اسے یہاں بلاؤ ابھی اسی وقت۔"

"جی سر، اور اپنے آدمیوں جو کل ہار گئے کا کیا کرنا ہے۔"

"کیا مطلب کیا کرنا ہے، قصہ ختم کروان کا۔"

"جج جی سر۔" عزیز سر ہلا کر باہر نکل گیا۔

☆☆☆

میرال تیار ہو کر آفس کے لئے نکل رہی تھی جب نیوز اینکر کی آواز اس کے کانوں میں پڑی، اس نے چونک کر ٹی وی کو دیکھا جس میں ہیڈ لائنز چل رہیں تھیں۔

"مشہور کمپنی "دمیر ہولڈنگز" کے مالک کے گودام سے سمگل شدہ اسلحہ برآمد۔۔۔۔۔۔"

میرال سن رہ گئی،

"یااللہ یہ کیا ہو گیا،اب کروں میں۔"

وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

☆☆☆

اسلان کے آفس کا دروازہ کھلا اور احمد شاہ اندر داخل ہوئے۔

"کیسے ہو بھتیجے۔"

"آپ نے مجھے دھوکہ دے کر اچھا نہیں کیا،اپکو کیا لگتا ہے میں جیل جاؤں گا اور آپکو یہاں مزے کرنے کے لیے چھوڑ جاؤں گا،بھول ہے یہ آپ کی،سب کو گھسیٹوں گا میں اپنے ساتھ۔"

"میں نے تمہیں دھوکا نہیں دیا میں نہیں جانتا تھا اس سب کے بارے میں۔"

اسی لمحے عزیز اندر داخل ہوا،

ناولز کلب
Club of Quality Content

"سس سر پولیس آئی ہے۔"

اسلان نے ایک چبھتی ہوئی نظر ان پر ڈالی اور ٹیبل پر جھکا،

"میں اپنے ساتھ آپ کو بھی برباد کروں گا، بھولئے گا نہیں میرا نام اسلان دمیر ہے۔"

اس نے کہا اور باہر نکل گیا۔ پیچھے احمد شاہ اسے ماتھے پر بل لئے جاتے دیکھتے رہے۔

وہ باہر نکل آیا، ایک آفیسر اس کی طرف بڑھا،

"اسلان دمیر آپ کا اسلحہ سے بھرا ٹرک ہمیں پولیس سٹیشن کے سامنے سے ملا ہے، آپ کو اسلحہ سمگل کرنے کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے۔"

اسلان نے خاموشی سے گرفتاری دے دی کیوں کی اس کہ علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

☆☆☆

دروازہ کھلا اور کریم بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"سر اسلان دمیر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔"

"زبردست، ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔"

"جی سر لیکن اس نے پیغام بھجوایا ہے کہ وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔"

زرار کے ماتھے پر بل پڑے،

"کیوں۔"

"پتا نہیں سر۔"

"ٹھیک ہے میں جاؤں گا، دیکھتے ہیں کیا کہانی ہے اس کے پاس۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆

میرال اپنے کمرے میں پریشان بیٹھی تھی وہ ابھی ابھی یونیورسٹی سے آئی تھی اور یہ خبر سن کر شدید پریشان ہو گئی تھی، اسی لمحے موبائل پر کوئی میسج آیا، اس نے اٹھا کر دیکھا اور پھر خوشی

سے اچھل پڑی، وہ ایک اور کمپنی کا میسج تھا جہاں اس نے انٹرویو دیا تھا، انہوں نے اسے سلیکٹ کر لیا تھا۔اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور باہر نکلی اسے ابھی سرید صاحب کو ہاسپٹل بھی لے کر جانا تھا، اس کی توجہ سے ان کی صحت بہت تیزی سے ریکور کر رہی تھی۔

☆☆☆

زرار پولیس اسٹیشن میں داخل ہوا، کچھ دیر بعد اسلان اس کے سامنے آکر بیٹھا،

"کیا بات کرنی تھی تمہیں۔"

"تم نے جو کیا ہے اس کے نتائج تم بھگتو گے۔"

"تم نے یہ کہنے کے لئے مجھے بلایا ہے."

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے، امید ہے تم ٹھنڈے دماغ سے سنو گے۔"

"جلدی بولو کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"تمہاری ماں کا قاتل تمہارا سگا باپ ہے۔"

زرار سن رہ گیا۔

"کیا بکواس ہے یہ، مطلب کیا ہے تمہارا۔" اسلان نے ایک یو ایس بی اس کی طرف بڑھائی۔

"تمہیں یقین نہیں ہے نہ، جاؤ اسے دیکھو جا کر۔"

زرار نے اسے ہاتھ میں لیا اور کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اگر یہ جھوٹ ہوا تو خدا کی قسم میں تمہارا بہت برا حشر کروں گا، ٹریلر تو تم دیکھ ہی چکے ہو۔"

یہ کہ کر زرار باہر نکل گیا۔

☆☆☆

میرال سوچ میں گم اپنے کمرے میں بیٹھی تھی، اسے ابھی تک کوئی واضح ثبوت نہیں ملا تھا،

ایک مہینہ پر لگا کر اڑ گیا تھا، لیکن اب تک کچھ نہیں پتا چلا، پھر ایک خیال آنے پر وہ چونک گئی،

"میں نے ابھی تک بابا کی چیزیں نہیں دیکھی، شاید اس میں سے کچھ مل جائے۔" وہ تیزی سے اٹھی اور سٹور کی طرف بڑھ گئی۔

سٹور کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی، اندر آکر سعید صاحب کا سامان نکالا اور دیکھنا شروع کیا، تقریباً بیس منٹ تک ڈھونڈنے کے بعد بھی کچھ نہ ملا تو تھک ہار کر سب واپس رکھ کر جانے لگی، پھر اس کی نظر ایک اینولپ پر پڑی جو نیچے گرا ہوا تھا، اس نے اٹھایا اور کھول کر دیکھا، وہ ایک دو صفحات پر مشتمل نوٹ تھا اس نے اسے شروع سے پڑھنا شروع کیا، وہ پڑھتی گئی اور اس کے چہرے کا رنگ بدلتا گیا، پورا پڑھنے تک اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہو چکا تھا۔

"تو یہ سب احمد شاہ کا کیا دھرا ہے، اور بدلی ہم سے لیا جا رہا ہے، اف بابا اف اگر آپ نے سب شروع میں ہی بتا دیا ہوتا تو سب ٹھیک ہو چکا ہوتا اب مجھے یہ جلد از جلد زرار شاہ کو دیکھنا ہو گا۔"

اس نے افسوس سے کہا۔ اور لفافہ لے کر باہر نکل گئی۔

☆☆☆

زرار شاہ تیزی سے گھر میں داخل ہوا اور دھاڑ سے سٹڈی کا دروازہ کھولا، اور اندر آکر لیپ ٹاپ میں وہ یو ایس بی لگائی، اس کے لگاتے ہی ایک ویڈیو چلنے لگی اور اسلان کر آفس کا منظر واضح ہوا، جہاں پر احمد شاہ بیٹھے اپنے جرم کا اعتراف کر رہے تھے، ویڈیو بہت کلئیر تھی، شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی، زرار دیکھتا گیا اور اس کا چہرہ غصہ سے سرخ پڑھتا گیا، ویڈیو ختم ہو چکی تھی لیکن زرار اسی پوزیشن میں کھڑا تھا، بھوری آنکھیں اس وقت غصہ سے سرخ ہو رہی تھیں اس نے ایک جھٹکے سے ٹیبل پر رکھا سارا سامان ہاتھ مار کر نیچے پھیکا۔

"کیسے بابا کیسے، آپ صرف جائیداد کے لئے میری ماں کو کیسے مار سکتے ہیں۔" وہ تیزی سے باہر نکلا اور احمد شاہ کے کمرے کی طرف بڑھا اور دھاڑ سے دروازہ کھولا، انہوں نے اسے اطمینان سے دیکھا وہ تیاری کر کے بیٹھے تھے،

"بابا، ایک ہی دفعہ پوچھوں گا اور ایک ہی دفعہ میں جواب چاہیے، میری ماں کو کس نے مارا تھا۔"

"سعید نے مارا تھا۔" انہوں نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"میں نے پوچھا ہے کیا آپ کا ہاتھ تھا اس سب میں۔"

"میں نے اسے دھمکایا تھا۔"

"کس چیز سے۔" زرار نے ضبط سے پوچھا۔

"اس کے بچوں سے، ظاہر ہے اپنے بچوں کوئی بھی کسی کی بھی جان نے لے سکتا ہے۔" وہ ایسے بتا رہے تھے جیسے موسم کا حال سنا رہے ہوں۔

"آپ کو زرا بھی شرم نہیں آئی بابا، خیر اب آپ ساری زندگی جیل میں گزاریں گے۔"

"خوش فہمی ہے تمہاری۔" وہ طنزیہ ہنسے۔

"میں خود آپ کے خلاف قتل کا کیس فائل کروں گا۔"

"تم ایسا بالکل بھی نہیں کرو گے۔"

"اور میں ایسا کیوں نہیں کروں گا۔" اس نے چبھتی ہوئی نظروں سے انہیں دیکھا۔

"کیوں کہ۔۔۔۔۔"انہوں نے موبائل ناکالا اور سکرین سامنے کی،اس میں دو لوگ جہان پر گن تانے کھڑے تھے،

"تم نہیں چاہو گے کہ یہ مر جائے۔"

زرار نے کھا جانے والی نظروں سے انہیں دیکھا،

"کیا چاہتے ہیں آپ۔"

"میں پاکستان سے جا رہا ہوں ہمیشہ کے لیے،اور تم مجھے نہیں روکو گے۔"

زرار نے ایک گہری سانس لی۔

"ٹھیک ہے،لیکن اگر آپ نے دوبارہ میرے سامنے آئے تو میں اپنے ہاتھوں سے آپ کو مار دوں گا۔"احمد صاحب بھرپور طریقے سے مسکرائے۔

زرار یہ کہ کر باہر نکل گیا۔

وہاں سے نکل کر زرار سٹڈی میں آیا اور کریم کو فون ملایا،

"کریم،جہان کو چھوڑ دو۔"

"جی زرار صاحب لیکن کیوں۔"دوسری طرف کریم حیرت سے بولا۔

"جتنا کہا ہے اتنا کرو۔"

"جی ٹھیک ہے۔"

اسی لمحے فرید اندر آیا،

"زرار صاحب میرال صاحبہ آئی ہیں۔"

زرار نے ایک گہری سانس لی۔"آنے دو۔"

فرید نے آگے بڑھ کر سٹڈی کا دروازہ کھولا، میرال غصّہ میں بپھرتی اندر داخل ہوئی، اور وہ لیٹر اس کے سامنے پٹخا،

"لو دیکھو اسے، دیکھو تم نے کس کا بدلہ کس سے لیا ہے۔"

زرار نے ایک نظر اسے دیکھا اور بولا،

"بیٹھو۔"

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب پنجم

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک نگاہ بر فیلی ایک بول پتھر سا آدمی نہیں مرتا صرف خون بہنے سے

"میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی، مجھے میرے سوال کا جواب دو۔"

زرار نے جواب دیے بغیر لیٹر اٹھا کر کھولا اور پورا پڑھ کر واپس رکھ دیا،اس کے لئے کچھ بھی نیا نہیں تھا،ایک گلٹ تھا اس کے دل میں، کاش وہ پہلے تھوڑی تحقیق کر لیتا،تو آج بات یہاں تک نا پہنچتی۔

"ویل، مجھے بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پتا چلا ہے،اور جو ہوا مجھے اس کے افسوس ہے، میں جہان کو چھوڑ چکا ہوں۔"

"کیا تمہارے افسوس کرنے سے سب بدل جائے گا، میرے بابا کی صحت واپس لا سکتے ہو۔"

"جو ہوا میں اسے نہیں بدل سکتا۔"

میرال کے کچھ بولنے سے پہلے ہی دروازہ کھولا اور جہان اندر داخل ہوا،

"بھائی۔۔۔"میرال بھاگ کر اس کے گلے لگی،

"آپ ٹھیک ہیں نہ اس نے آپ کے ساتھ کچھ کیا تو نہیں۔"

جہان ہلکا سا ہنسا،

"نہیں میری بہن، میں بالکل ٹھیک ہوں، تھینکس ٹو زرار اس نے مجھے نہیں مارا۔"

وہ آگے بڑھا اور زرار کے گلے لگ گیا، میرال حیرت سے منہ کھولے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو بچپن کے بچھڑے ہوئے دوست لگ رہے تھے۔

"بھائی یہ آپ کیا کر رہے ہیں، یہ ہمارا دشمن ہے جس کی وجہ سے بابا مفلوج ہوئے۔"

جہان اس کی طرف مڑا،

"میرال تم کچھ نہیں جانتیں، اگر زرار نہ ہوتا تو اسلان دمیر اور احمد شاہ مجھے کب کا مار چکے ہوتے۔"

"لیکن بھائی۔۔۔۔"

"میرال تم گھر چلو میں تمہیں سب بتادوں گا، زرار بے قصور ہے، اسے صرف غلط فہمی ہوئی تھی، اور ظاہر ہے بابا کی بھی غلطی ہے کہ انہوں نے کسی کو کچھ نہیں بتایا۔"

میرال نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا اور باہر نکل گئی۔

جہان نے زرار کو دیکھا اور مسکرا کر نفی میں سر ہلایا،

"جب اس کے دماغ میں کچھ آجائے تو اسے نکالنا ناممکن ہوتا ہے۔"

زرار ہلکا سا مسکرایا،

"وہ تو میں دیکھ ہی چکا ہوں۔"

"خیر اب میں چلتا ہوں۔" جہان یہ کہہ کر باہر نکل گیا۔

زرار کی آنکھوں میں اب صرف دکھ تھا۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرال اور جہان گھر میں داخل ہوئے، ناعمہ بیگم جہان کو دیکھ کر سکتے میں رہ گئیں،

"جہان میرے بچے۔۔۔۔" وہ والہانہ انداز میں اس کی طرف لپکیں۔

وہ آگے بڑھ کر ان سے ملا۔

"تم ٹھیک ہو نا، اور یہ سب کیسے ہوا، کیسے چھوڑا انہوں نے تمہیں۔"

"میں آپ کو سب بتاؤں گا امی، باقی سب سے مل لوں زرا۔"

وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا اور سعید صاحب کے کمرے کی طرف بڑھا ان سے ملا اور پھر ملاہم سے ملا، سب نہایت خوش تھے اور تھوڑی دیر بعد سب کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے، سعید صاحب بھی وہیل چیئر پر بیٹھے تھے، وہ اب ریکور کر رہے تھے اور دوبارہ بولنے کے قابل ہو چکے تھے،

"میں تم سب سے معافی مانگنا چاہتا ہوں، جو ہوا وہ سب میری غلطی تھی۔"

"نہیں بابا جو ہونا تھا ہو گیا، آپ پریشان مت ہوں۔" میرال نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا،

"بابا پلیز مجھے بھی معاف کر دیں، میں نے آپ سے بہت بدتمیزی کی تھی۔" ملاہم بھی نم آنکھوں سے بولی۔

"کوئی بات نہیں بیٹا، تم بھی اپنی جگہ ٹھیک تھیں۔"

وہ سب مسکرا دیے، سب چیز ٹھیک ہو چکی تھی، لیکن صرف ان کے نزدیک، کچھ لوگوں کے لئے چیزیں ابھی بھی بہت مشکل تھیں۔

☆☆☆

زرار اپنے کمرے میں داخل ہوا اور صوفے پر بیٹھ گیا، اسی لمحے دروازہ بجا اور کوئی اندر داخل ہوا، زرار نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا، بلیک ٹی شرٹ، بلیو جینز اور بھوری آنکھوں بالکل زرار جیسی، اور عمر میں زرار سے چند برس چھوٹا لگ رہا تھا۔

"کون ہو تم اور میرے کمرے میں کیسے داخل ہوئے۔"

آنے والا شخص ہلکے سے مسکرایا، اور پیچھے مڑ کر دروازہ کھولا، احمد شاہ اپنے سفری بیگ لئے اندر داخل ہوئے، وہ جانے کے لئے تیار تھے،

"اس سوال کا جواب میں نہیں یہ دینگے۔"

زرار نے سوالیہ نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

"یہ تمہارا بھائی ہے، سگا بھائی، ارباز احمد شاہ۔"

"واٹ، یہ کیا پاگل پن ہے۔" زرار نے بے یقین نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

"بالکل میں آپ بھائی ہوں، زرار بھائی۔" وہ بھائی پر زور دے کر بولا۔

"تو تم اتنے سالوں سے کہاں تھے۔"

"جب میں دو مہینے کا تھا تو مجھے خالہ اپنے ساتھ لے گئیں تھیں، امریکہ، ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا تو انہوں نے مجھے اپنا بیٹا بنالیا، اور یہ بات آج تک چھپی رہی۔"

"یہ سچ ہے بابا۔" زرار نے بے یقین نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

"یہ بالکل سچ ہے سو فیصد سچ۔"

زرار آگے بڑھا اور اسے گلے لگالیا،

"میرے بھائی۔" وہ دونوں کافی دیر تک گلے لگے رہے۔

احمد شاہ اب باہر جاچکے تھے اور شاید ان کی زندگی سے بھی۔

"کیا آپ کو وہ لیٹر یاد ہے جو آپ کو ملا تھا۔"

زرار نے چونک کر اسے دیکھا،

"وہ تم نے بھیجا تھا، تم۔۔ تم اسلان کی جاسوسی کر رہے تھے۔"

"میں بہت عرصہ سے اس کی جاسوسی کر رہا ہوں، اسے اپنی مرضی کی خبریں پہنچاتا ہوں اور چونکہ مجھے پیدا ہوتے ہی خالی لے گئی تھیں تو اس نے مجھے نہیں پہچانا پھر جب میں نے سنا اسلان دمیر آپ سے بدلہ لے رہا ہے تو میں نے مزید اس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔"

"آئی سٹل کانٹ بیلیو، اگر تم نا ہوتے تو میں شاید یہ نا کر پاتا۔"

"نہیں بھائی مجھے پتا تھا آپ کر لیں گے، اس لیے میں نے چھپ کر آپ کی مدد کی۔"

وہ دونوں پھر ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔

"اور سنائیں بھائی، شادی نہیں کی آپ نے ابھی تک۔" ارباز نے اسے چھیڑا۔

"یہ سوال کہاں سے آگیا۔" زرار نے تلملا کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب کہاں سے آگیا، بس آگیا تو آگیا، کہیں کسی کو پسند تو نہیں کرتے آپ۔" اس نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"تم اس وقت بھائی کم اور ساس زیادہ لگ رہے ہو۔" زرار نے اسے گھورا۔ اور دونوں زور سے ہنسے، باہر سے گزرتی نوال بیگم ان دونوں کی ہنسی سن کر مسکرائیں، بل آخر ان کا خاندان ان جھنجھٹوں سے نکل چکا تھا۔

☆☆☆

ایک سال بعد

اسلام آباد میں کا ماحول آج سخت سردی کی لپیٹ میں تھا، میرال اپنے کمرے سے نکلی، ڈارک پرپل کلر کی لانگ شرٹ اور ساتھ سٹریٹ ٹراؤزر، اور اوپر لیب کوٹ، سٹیتھوسکوپ اور بڑی سی شال پہنے وہ ناشتے کی ٹیبل پر آئی، اس کی گریجویشن کمپلیٹ ہو چکی تھی اور وہ پمز ہاسپٹل میں جنرل فیزیشن تھی،

وہ ٹیبل پر آئی تو وہاں ملاہم پہلے سے بیٹھی تھی، اس کی گود میں ایک پانچ چھے مہینے کی پیاری سی بچی بیٹھی تھی، وہ غالباً اس کی بیٹی تھی۔

"بھابھی، کیسی طبیعت ہے اب سائرہ کی۔"

"بہتر ہے اب پہلے سے شکر ہے اللہ کا۔"

"اور بھائی کہاں ہیں۔"

"وہ آج جلدی چلے گئے۔" ناعمہ بیگم اور سعید صاحب مسکرا کر انہیں دیکھ رہے تھے،

میرال سر ہلا کر ناشتے میں مشغول ہو گئی اور پھر یاسپٹل کے لیے باہر نکل گئی۔

☆☆☆

میرال اس وقت اپنے ایک وارڈ سے نکل رہی تھی جب کچھ لوگ سٹریچر پر کسی کو لے بھاگ رہے تھے، وہ ان کے قریب آئی اور پوچھا،

"کیا ہوا ہے۔"

"ڈاکٹر صاحبہ ایمرجنسی کیس ہے، ان کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔"

میرال نے چہرہ جھکا کر مریض کو دیکھا تو منجمد رہ گئی، اس لمحے کے ہزارویں حصے میں پہچان لیا، وہ زرار شاہ تھا، خون میں لت پت اور بے حوش۔

اس نے بمشکل سر ہلا کر انہیں آگے بھیجا، اور خود واپس اپنے روم میں آ گئی،

تقریباً چار گھنٹے بعد وہ آئی سی یو سامنے کھڑی ڈاکٹر سے اس کے بارے میں پوچھ رہی تھی،

"جی میم، پیشنٹ کے ہاتھ کی دو ہڈیاں فریکچر ہوئی ہیں، اور دماغ پر بھی چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے سرجری کرنی پڑی، بٹ ان کی سرجری کامیاب رہی، اب ان کی حالت سٹیبل ہے، کچھ دیر میں وارڈ میں شفٹ کر دیں گے۔"

"جی تھینک یو۔" ناجانے کیوں دل کو کچھ سکون ملا تھا۔

اسی وقت سامنے سے ایک لڑکا بھاگتا ہوا ان کی طرف آیا،

"بھائی بھائی کہاں ہیں۔"

میرال نے حیرت سے اسے دیکھا،

"زرار شاہ آپ کے بھائی ہیں۔"

"جی۔" میرال نے سر ہلا کر اندر کی طرف اشارہ کیا، اب ڈاکٹر وہی بریفنگ ارباز کو دے رہے تھے۔

☆☆☆

شام کے پانچ بج رہے تھے اور میرال واپس گھر جا چکی تھی، زرار کو اب حوش آ چکا تھا اور اسے وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔

"بھائی یار قسم سے آپ نے تو ہمیں ڈرا دیا تھا۔"

زرار ہلکا سا مسکرایا،

"میں ٹھیک ہوں بالکل۔"

"آپ کو پتا ہے وہ سعید ذولفقار کی بیٹی ہے نا، کیا نام تھا اس کا۔"

وہ رک کر اس کا نام یاد کرنے لگا۔

"میرال۔" زرار یک دم بولا۔

"جی وہی، وہ بھی یہیں جاب کرتیں ہیں۔"

زرار نے چونک کر اسے دیکھا،

Clubb of Quality Content

"تم کب ملے اس سے۔" جب میں آیا تھا ہاسپٹل میں تو وہ مجھے ملیں تھیں، بہت حیران ہوئی تھیں کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔"

زرار نے ہلکے سے سر ہلا دیا، وہ سیاہ بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں اسے آج تک یاد تھیں۔

"بھائی کہاں کھو گئے۔" ارباز نے اس کے سامنے چٹکی بجائی۔

زرار نے سر جھٹک کر نفی میں سر ہلایا،

"بھائی آپ میرال سعید کو پسند کرتے ہیں نا، مجھ سے جھوٹ تو بالکل مت بولیے گا، میں آپ کی رگ رگ سے واقف ہوں۔"

زرار نے اسے بری طرح چونک کر اسے دیکھا۔

"اور تمہیں کس اینگل سے ایسا لگا۔"

"بہت سمپل۔۔۔ پہلا آپ کسی لڑکی کو اتنا عرصہ یاد نہیں رکھتے، دوسرا، آپ اس وقت مجھ سے نظریں چرا رہے ہیں۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے، دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔"

"چاہے آپ جتنا بھی انکار کر لیں، مجھے سب نظر آرہا ہے، مجھ سے نہیں چھپا سکتے۔"

"پھر جاؤ اپنے دماغ کا اور اپنی آنکھوں کا علاج کراؤ تم۔"

زرار نے اسے گھورا، اور جواب میں ارباز نے ایک بھرپور مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرار شاہ گھر واپس آچکا تھا، اور اب اس کی حالت کافی سٹیبل تھی۔ عہ اپنے کمرے میں آرام کر رہا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی،

"یس۔۔۔" اجازت ملنے پر نوال بیگم اندر داخل ہوئیں، زرار انہیں دیکھ کر کھڑا ہوا۔

"دادی، آپ مجھے بلا لیتیں۔"

"نہیں نہیں، تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ابھی۔" وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھیں،

"زرار بیٹے، مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

"جی دادی، کہیں۔"

"بیٹا اب تمہیں شادی کر لینی چاہیے۔"

زرار نے ایک گہرا سانس لیا، اسے پتا تھا یہ شوشہ کس کا چھوڑا ہوا ہے۔

"جی دادی، جیسے آپ کی مرضی۔"

"ارباز بتا رہا تھا تمہیں میرال اچھی لگتی ہے۔"

زرار کا دل چاہا وہ ارباز کی گردن مڑوڑ دے۔

"دادی۔۔۔۔" وہ ابھی کچھ بولتا جب انہوں نے اس کی بات کاٹی،

"ہم اس کا رشتہ بھیجوائیں گے، پھر دیکھیں گے۔"

زرار نے حیرت سے انہیں دیکھا،

"جی دادی، اتنی جلدی۔"

"کوئی جلدی ولدی نہیں ہے، یہ میرا حکم ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ٹھیک ہے پھر جیسے آپ کی مرضی۔"

وہ مسکرا کر اٹھیں اور باہر نکل گئیں اور پیچھے زرار خوشگوار حیرتوں میں گھرا کھڑا رہ گیا۔

☆☆☆

"میرال، میرال۔۔۔۔" ناعمہ بیگم جوش سے اندر داخل ہوئیں،

"جی امی کیا ہوا۔" اس نے حیرت سے انہیں دیکھا۔ وہ اس کے پاس آکر بیٹھیں۔

"تمہارے لئے زرار شاہ کا رشتہ آیا ہے۔"

"جی۔۔۔۔" میرال نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔

"ہاں، ان کی دادی سے بات ہوئی تھی میری۔" وہ رکیں اور پھر بولیں،

"تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نہ۔"

"نہیں امی جو آپ لوگ ٹھیک سمجھیں۔"

انہوں نے مسکرا کر اس کے سر پر پیار کیا اور باہر نکل گئیں۔

☆☆☆

زرار اور میرال کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو چکی تھی اور سب تیاریاں اپنے عروج پر تھیں، کل ان دونوں کا نکاح تھا۔

"بھائی کیسے ہیں۔" ارباز سٹڈی میں اندر داخل ہوا۔

"ہمم ٹھیک، تم سناؤ۔"

"میں بالکل بھی ٹھیک نہیں ہوں بھائی۔"

"کیوں بھئی، کیا ہوا۔"

"بھائی ڈونٹ ٹیل می آپ کو نہیں پتا، کی اسلان دمیر رہا ہو چکا ہے۔"

"واٹ۔۔" زرار ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی بھائی۔"

"اف کیسے رہا ہوا یہ۔"

"آپ کو اس ملک کے قانون کا پتا تو ہے بھائی، جس کے پاس پیسا ہو اس کی ضمانت کرانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔"

زرار ماتھے پر بل لئے واپس چیئر پر بیٹھا۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زرار اور میرال کا نکاح دوپہر میں ہو چکا تھا اور شام میں ان کا ولیمہ تھا، تقریب اپنے عروج پر تھی، زرار نے بلیک سوٹ پہنا ہوا تھا، اور بال جیل سے پیچھے سیٹ کئے ہوئے تھے، وہ ہمیشہ کی طرح بہت ہینڈسم لگ رہا تھا، اس کے پہلو میں بیٹھی میرال نے مووکلر کی میکسی پہنی تھی جس پر ڈل گولڈن کام تھا۔ ہلکے سموکی میک اپ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

کھانا لگنے والا تھا جب اچانک باہر سے فائرنگ کی آوازیں آنا شروع ہو گئی، سب نے ہڑبڑا کر باہر دیکھا، کچھ لوگ اندر آئے اور اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی، لوگ اپنے آپ کو بچانے کے لئے باہر بھاگے اور کچھ وہیں چھپ گئے، زرار اور میرال حیران پریشان سٹیج پر کھڑے تھے، میرال آگے بڑھنے لگی، زرار نے ہاتھ بڑھا کر اسے روکا،

"رک جاؤ میرال، اور نیچے جھکو۔"

"نہیں ماما بابا سب وہیں ہیں کسی کو بھی گولی لگ سکتی ہے۔" وہ نیچے بڑھی، زرار تیزی سے اس کے پیچھے اترا لیکن عین اسی وقت اس کے سر پر کوئی چیز لگی، وہ چکرا کر نیچے گرا۔

"زرار۔" میرال چیخی، اور اس کی طرف بڑھی لیکن کسی نے اسے بازو سے دبوچا اور منہ پر ہاتھ رکھ کر کھینچتا ہوا باہر لے گیا۔

"چھوڑو مجھے۔" اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن کسی نے اس کے منہ پر کپڑا رکھا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ وہ لوگ اسے لے کر گاڑی میں بیٹھے اور گاڑی آگے بھگا دی۔

پیچھے حال میں اب فائرنگ رک چکی تھی اور حملی آور جا چکے تھے، اسی لمحے زرار کو حوش آیا اور وہ لڑکھڑا کر کھڑا ہوا، آس پاس کسی کو ڈھونڈا اور پھر بے چینی سے آگے بڑھا، سامنے ناعمہ دھاڑیں مار مار رو رہی تھیں، سعید صاحب اپنی وہیل چیئر پر سر پکڑ کر بیٹھے تھے اور جہان انہیں تسلیاں دے رہا تھا۔ وہ تیزی سے جہان کی طرف بڑھا،

"جہان میرال کہاں ہے۔" سر میں ابھی تک ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔

"وہ لے گئے میری بہن کو، لے گئے اپنے ساتھ۔" اور زرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی، سر کا درد مزید بڑھا۔

"مم میں جانتا ہوں یہ کس کا کام ہے، خدا کی قسم میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

وہ غصہ سے بپھرتا ہوا باہر نکلا اور کریم کے پاس آیا،

"ایک ایک کونا چھانو کریم، ایک ایک پتھر اٹھا کر دیکھو، اسے اسلان دمیر نے اغوا کیا ہے، آس پاس کی سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرواسے ڈھونڈے بغیر واپس مت آنا۔" کریم سر ہلا کر آگے بڑھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرار آگے بڑھا،ارباز کو اس نے حال میں دادی اور لوگوں کے ساتھ چھوڑا تھا،اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور پوری رفتار سے سڑک پر دوڑا دی،اس کا رخ اسلان دمیر کے گھر کی طرف تھا، راستے میں فرید کو کال کی۔

"فرید،اسلان کے گھر کے آس پاس اپنے ادمیوں کا پہرا لگاؤ،ایک ایک پل کی رپورٹ ملنی چاہیے مجھے۔"

☆☆☆

اسلان نے گاڑی ایک انڈر کنسٹر کشن بلڈ نگ کے سامنے روکی،اور میرال کو باہر نکالا اور کھینچتا ہوا اندر لے گیا،اندر لا کر اسے رسیوں سے باندھا اور ہاتھ جھاڑ کر کھڑا ہوا۔

"اب زرار شاہ ساری زندگی اپنی بیوی کی شکل دیکھنے کے لیے ترسے گا۔" اس کے ساتھ کھڑے عزیز نے بمشکل مسکرا کر اس کی طرف دیکھا،اس کا دماغ اس سب کو قبول کرنے پر تیار نہیں تھا،وہ کسی بھی معصوم کو اس انتقام کی بھینٹ چڑھتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔اس کے خیال میں اسلان نے زرار شاہ کا بدلہ اس کی بیوی سے لیا تھا۔

"تم ہر لمحہ یہیں رہو گے عزیز، میں کچھ کام نمٹا کر آتا ہوں۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

اسلان باہر نکل گیا۔

وہیں کھڑے کھڑے اس نے ایک فیصلہ کیا۔ اور کسی کو فون ملایا۔

☆☆☆

زرار اسلان کے گھر پہنچا اور سارے دروازے توڑ کر اندر داخل ہوا، گھر میں کوئی نہیں تھا، باہر کھڑے گارڈز کو فرید قابو کر چکا تھا۔

وہ سیدھا اس کی سٹڈی میں داخل ہوا اور وہاں کی تلاشی لی، وہاں سے اسے کچھ نہیں ملا پھر اس کی نظر صوفے پر پڑی جیکٹ پر پڑی، اس نے اٹھا کر دیکھا اور پھر چونک گیا، اس پر جگا جگا سیمنٹ اور بجری کے نشانات تھے۔ وہ سمجھ گیا کہ اسلان نے میرال کو کسی انڈر کنسٹرکشن بلڈنگ میں رکھا ہوا ہے۔

وہ تیزی سے باہر نکلا، اور کریم کو فون پر آس پاس کی ہر انڈر کنسٹرکشن بلڈنگ کا جائزہ لینے کا کہا۔ وہ وہاں سے نکل کر اپنی سٹڈی میں آیا اور کریم اس کے پیچھے اندر داخل ہوا،

"سر سی سی ٹی وی کیمرے اس ایریے کے خراب پڑے ہیں لیکن میں نے وہاں آس پاس لوگوں سے بات کی ہے، انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے تین چار گاڑیوں کو ایک ساتھ شمال کی طرف جاتے ہوئے دیکھا ہے۔"

"ہمم وہاں موجود ہر کنسٹرکشن سائٹ چیک کرو جلدی۔"

اسی لمحے زرار کا موبائل بجا، کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔

"ہیلو۔" اس نے فون کان سے لگایا۔

"آپ کی بیوی شہر سے دور ہائے وے پر موجود ایک انڈر کنسٹرکشن بلڈنگ میں موجود ہے۔"

"کون بول رہا ہے۔" زرار نے حیرت سے پوچھا لیکن دوسری طرف سے کال کٹ چکی تھی،

"یہ کوئی کھیل بھی ہو سکتا ہے کریم، ہمیں بہت احتیاط کرنی ہو گی۔"

وہ یہ کہ کر جلدی سے باہر نکلااور گاڑی میں بیٹھا، پیچھے دوسری گاڑی اس کی پوری فورس تیار تھی۔

وہ گاڑی میں بیٹھااور زن سے گاڑی آگے بھگادی۔

☆☆☆

میرال کو حوش آچکا تھااور اسلان بھی وہیں موجود تھا،اس نے پلکیں جھپکائیں اور آس پاس دیکھا، پھر اسلان پر نظر پڑی۔

"کہاں رکھا ہے مجھے، چھوڑو مجھے ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گی۔"

اسلان اس کی طرف بڑھا،

"اگر ایک آواز بھی منہ سے نکالی تو دماغ میں سوراخ کر دوں گا۔"

ابھی وہ کچھ بولتی لیکن ایک آدمی آگے بڑھااور اس کے منہ پر ٹیپ چپکایا۔

اسی لمحے کچھ لوگ اندر داخل ہوئے اور فائرنگ شروع کر دی، اسلان نے بوکھلا کر انہیں دیکھا، اور گن جیب سے نکالی، میرال آنکھوں میں خوف لئے آس پاس دیکھ رہی تھی۔ اسی وقت اس نے کسی کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا، وہ زرار شاہ تھا، وہ تیزی سے اس کی طرف آیا،

"میرال تم ٹھیک ہو۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اس کے منہ سے ٹیپ ہٹایا اور رسیاں کھولیں، پیچھے گولیوں کی بوچھاڑ مسلسل جاری تھی۔

"ٹھیک ہوں میں۔" میرال نے اثبات میں سر ہلایا،

"اب تم باہر کی طرف بھاگو، جلدی۔" اس نے انکار کرنے کے لئے منہ کھولا لیکن زرار نے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا، وہ خاموشی سے باہر نکل کر سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔

زرار اسلان کی طرف بڑھا اور ایک جھٹکے سے اس کی گن گرائی، اور اپنا سر اس کی ناک پر مارا، وہ ناک پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہوا، اب وہ ہلکے ہلکے پیچھے ہو رہا تھا اور دروازے کی طرف بڑھا، پھر ایک جھٹکے سے گھوما اور میرال کا بازو پکڑ کر آگے کیا اور اس کے سر پر گن رکھی، زرار کا چہرہ سرخ ہوا،

"چھوڑو اسے ہاتھ مت لگانا، اسلان۔"

"پہلے اپنی گن نیچے کرو ورنہ میں گولی چلادوں گا۔"

زرار نے ایک نظر اسے دیکھا اور دوسری نظر میرال پر ڈالی جو خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی، دونوں کی نگاہیں ملیں اور میرال نے زرار کا اشارہ سمجھ کر اپنا پاؤں زور سے اسلان کے پاؤں پر مارا اور اپنے ناخن اس کے ہاتھ پر گڑا دیے، وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا۔ میرال زرار کی طرف بھاگی، اس نے اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کیا

اور زرار نے موقع دیکھ کر اس کی ٹانگ پر گولی چلادی، وہ کراہ کر نیچے جھکا، اسلان کے باقی ساتھیوں کو قابو کیا جا چکا تھا، زرار میرال کی طرف مڑا جس کے ماتھے سے خون بہ رہا تھا وہ ہلکے ہلکے سسک رہی تھی، کیوں کہ کسی کے سامنے رونا تو اس کی شان کے خلاف تھا، زرار نے آگے بڑھ کر اسے اپنے کندھے سے لگایا اور ہلکے ہلکے اس کا سر تھپکا۔

"تم ٹھیک ہو۔" اس نے فکرمندی سے میرال کے ماتھے کا زخم دیکھا۔

میرال نے اثبات میں سر ہلایا اور آنسو صاف کیے۔

زرار نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا اور خود میرال کو لے کر باہر نکل گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

☆☆☆

میرال کے زخم کی بینڈیج کروا کر وہ گھر آ گئے۔ ناعمہ بیگم، سعید صاحب، جہان، ملاہم اور ںوال بیگم سب اس کے آس پاس بیٹھے تھے۔

وہ مسکرا کر سب کر سوالوں کے جواب دے رہی تھی، زرار بھی وہیں صوفے پر بیٹھا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں اپنے کمرے میں آ گئے۔

میرال کر کالے لمبے بال اس کی پشت پر بکھرے ہوئے تھے، کمرے میں آ کر وہ زرار کی طرف مڑی۔

"اسلان دمیر کا کیا بنا۔"

"وہ اب جیل میں ہے، امید ہے وہ دوبارہ باہر نہیں آئے گا۔" زرار نے رسان سے بتایا۔

میرال نے مسکرا کر سر ہلایا، زرار اس کی طرف جھکا،

Clubb of Quality Content!

"ویسے میں وہ تھپڑ ابھی تک نہیں بولا میڈم، بہت زور سے مارا تھا۔" زرار کی رونی صورت دیکھ کر میرال کھلکھلا کر ہنس پڑی، اور کافی دیر تک ہنستی رہی۔

"میں بہت غصہ میں تھی، اور آپ کو دیکھ کر میرا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا تھا۔"

زرار چہرہ جھکا کر ہنسا اور اسے دیکھا،

"اور میں تمہاری حرکت پر کچھ دیر کے لیے شاک میں چلا گیا تھا۔"

میرال نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ "یہ بولیں پہلی دفعہ کسی ایسے انسان واسطہ پڑا تھا۔"

"کہہ سکتے ہیں۔"

اب وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے، اور ایک نئی داستان آغاز ہو چکا تھا۔

ختم شد

ناولز کلب
Club of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842